بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 29

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5/ذوالقعدۃ 1439 ہجری قمری • 19/وفا 1397 ہجری شمسی • 19/جولائی 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ ؕ وَالۡکٰفِرُوۡنَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ○

(سورۃ البقرۃ: 255)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت اور کافر ہی ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13/جولائی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے
وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے، حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور
باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

میں نے سنا ہے کہ بعض تم سے حدیث کو بکلّی نہیں مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسیٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے نبیوں کی طرح اُس کا رفع نہیں ہوا اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو۔ نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے ☆ مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے، اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کے لانے والا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلّی بھی پکڑ سکتی ہے اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلّی عظیم جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یعنی ہمیں اپنی اُن نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔ کیا اُس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت مقدس تمہیں عطا نہیں کیا جو آج تک تمہارے قبضہ میں ہے پس اے سست اعتقادو اور کمزور ہمتو کیا تمہیں یہ خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہیں قائم مقام کر دیا۔ مگر روحانی طور پر تمہیں قائم مقام نہ کر سکا بلکہ خدا کا تمہاری نسبت اِن سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے خدا نے اُن کے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمہیں وارث بنایا مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا جب تک کہ قیامت آجاوے خدا تمہیں نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو پہلوں کو دی گئیں لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا اور کہے گا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجھے شرف مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا حالانکہ نہیں نصیب ہوا تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائے گا کیونکہ اُس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا اور سخت بیباکی اور شوخی ظاہر کی سو تم اِس مقام میں ڈرو لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹی خوابیں بناتے ہیں اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعویٰ کرتے ہیں گویا وہ دل میں خیال کرتے ہیں کہ خدا نہیں، پر خدا کا عقاب ان کو سخت پکڑے گا اور اُن کا بُرا دن اُن سے ٹل نہیں سکتا۔ سو تم صدق اور راستی اور تقویٰ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرو اور اپنا کام یہی سمجھو جب تک زندگی ہے پھر خدا تم میں سے جس کی نسبت چاہے گا اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بھی مشرف کرے گا تمہیں ایسی تمنّا بھی نہیں چاہئے تا نفسانی تمنّا کی وجہ سے سلسلہ شیطانیہ شروع نہ ہو جائے جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں پس تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو تمہاری تمام کوشش اسی میں مصروف ہونی چاہئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین میں ترقی چاہو نجات کے لئے نہ الہام نمائی کے لئے۔

☆ دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہئے اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہئے اس کا نام سنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے سنت اِسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے اور حدیث کا رُتبہ قرآن اور سنت سے کمتر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اس کو یقینی کر دے گی۔ منہ

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 26 تا 28)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب! احتساب کی نیت سے آپ کو سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ آپ کس قدر غلطی پر ہیں

گزشتہ کچھ شماروں سے ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اعتراضات کا جواب دے رہے تھے۔ انکا ایک مضمون روزنامہ انقلاب ممبئی 8 دسمبر 2017 میں بعنوان ’’قادیانیوں کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ وہ کس قدر غلطی پر ہیں‘‘ شائع ہوا تھا۔ ہم نے تہذیب اور شائستگی کے دائرے میں رہ کر انتہائی نیک نیتی اور اخلاص میں مولانا کے تمام اعتراضات کا جواب دے دیا تاکہ مولانا کی غلط فہمی دُور ہو سکے۔ اب ہمارے لئے یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ مولانا، مسلمان ہو کر اور عالم کہلا کر کس قدر غلط عقائد کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہمیں یہ خبر دیتا ہے کہ ہمیشہ استہزاء اس کے ماموراور مرسل سے ہی ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ کبھی کسی نبی اور اس کی جماعت نے اپنے مخالفین سے استہزاء کیا ہو۔ یا مومنوں نے کافروں سے استہزاء کیا ہو۔ پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں نے طاقت اور اقتدار میں آنے کے بعد بھی کبھی کسی کافر، یہودی، عیسائی سے استہزاء نہیں کیا۔ کسی رنگ میں بھی ان کی تحقیر نہیں کی۔ قرآن مجید یہی کہتا ہے کہ استہزاء سچوں کا ہوتا ہے اور استہزاء کرنے والے جھوٹے ہوتے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی سوا سو سال سے جو شدید مخالفت ہو رہی ہے، جس قدر غلیظ گالیاں دی گئیں اور فحش الزامات و اتہامات لگائے گئے اور انتہائی گھٹیا اور گری ہوئی تحریر و تقریر سے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی مخالفت کی گئی اور اب تک کی جا رہی ہے یہ آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ قرآن مجید تو یہی کہتا ہے کہ استہزاء اور مخالفت نبی اور اس کی جماعت کی ہوتی ہے اور استہزاء کرنے والے جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت سچی ہے اور استہزاء کرنے والے جھوٹے ہیں۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اب آپکو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً کہ میری اُمّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب فرقے ناری ہونگے سوائے ایک کے کہ وہ فرقہ ناجی ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فرقہ جو ناجی ہوگا وہ ایک جماعت ہوگی۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اِسپر پاکستانی اخبارات نے سُرخیاں لگائیں ’’جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع‘‘ نوائے وقت لاہور نے لکھا: ’’قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔‘‘ (دیکھئے نوائے وقت 6راکتوبر 1974ء صفحہ 4) خدائی تقدیر نے آپ کے منہ سے یہ کہلوا لیا کہ قادیانی فرقہ ناجی فرقہ ایک طرف اور باقی اس کے خلاف اکٹھا ہو کر کفر کا فتویٰ لگانے والے 72 فرقے ایک طرف۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ نے بڑی ہی خوشی اور انبساط سے قبول کیا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا 72 کی تھیلی میں ہیں۔ اور قادیانی فرقہ 73 واں فرقہ ناجی فرقہ ہے۔ الحمد للہ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قادیانی فرقہ ایک جماعت ہے جو پوری دُنیا میں ’’جماعت احمدیہ‘‘ کے نام سے مشہور ہے اور اس کا ایک عالمگیر واجب الاطاعت امام اور خلیفہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اب آپ کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ ناجی فرقہ کی مخالفت میں آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

قرآن مجید کی ایک دو نہیں کم از کم تیس آیات سے اور اسی طرح متعدد احادیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ اور جس مسیح اور مہدی کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کو دی ہے اُسے اُمّت محمدیہ میں سے ہی ہونا تھا۔ چنانچہ بخاری اور مسلم میں جہاں مسیح ابن مریم کی بعثت کی خبر دی گئی ہے وہاں یہ الفاظ ہیں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کہ وہ تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی باہر سے نہیں آئے گا۔ یعنی وہ بنی اسرائیل کے نبی مسیح ابن مریم نہیں ہونگے۔ چنانچہ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مسیح ابن مریم کا نزول آخری زمانہ میں دوسرے بدن کے ساتھ ہوگا۔ یعنی وہ پہلے والے مسیح ابن مریم نہیں ہونگے۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اب آپ کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں جو بنی اسرائیل کے نبی کی آمد کے منتظر ہیں، جو کہ فوت ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’مسیحؑ کی گواہی قرآن کریم میں اسطرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئیگا اور نام اسکا احمدؐ ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 42) پس سمجھا جا سکتا ہے کہ حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ کس قدر مضر ہے۔ اگر حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف نہیں لائے۔ مولانا صاحب اب آپ کو غور کرنا ہی ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ میں کس قدر غلطی پر ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رُوحانی رفع کا ذکر ہے جسمانی رفع کا نہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں ’’بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ‘‘ یعنی بلکہ اللہ نے انکا رفع اپنی طرف کیا۔ اس سے رُوحانی رفع مُراد ہے۔ اور ہر نبی کا رُوحانی رفع ہوتا ہے۔ یہودی چونکہ حضرت مسیحؑ کے رُوحانی رفع کے قائل نہیں تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کو خاص طور پر یہ کہنا پڑا کہ مسیح کا ہم نے رُوحانی رفع کیا۔ آسمان کا لفظ نہ تو قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔ پھر آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں کس طرح چڑھا دیا۔ بڑی حیرت کی بات ہے۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب! آپ کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نزول کا لفظ حدیث میں بے شک موجود ہے لیکن اس سے مُراد آسمان سے نازل ہونا نہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نزول کا لفظ آتا ہے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے نازل ہوئے تھے؟ قرآن مجید میں مویشی، لوہا اور لباس کے متعلق بھی نزول کا لفظ آتا ہے کیا یہ سب چیزیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں؟ اگر احادیث میں نزول کے لفظ سے آپ نے دھوکا کھایا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے تو بڑی حیرانی کی بات ہے۔ اب تو مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور اُنکے ہمنوا کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہی ہوگا کہ وہ کس قدر غلطی پر ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے۔ اور قرآن مجید کی آیت مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ کے مطابق ہر نبی کی مخالفت ہوئی۔ کیا کسی نبی کی مخالفت کی وجہ سے اللہ نے اُسے آسمان پر اُٹھا لیا ہو ایسی کوئی نظیر ہے؟؟ اور پھر یہ کہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے اللہ نے کسی نبی کو آسمان سے مبعوث کیا ہو ایسی کوئی نظیر ہے؟؟ پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مخالفت ہوئی لیکن آپ کو بھی اللہ نے آسمان پر نہیں اُٹھایا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو آپ یہ خصوصیت کس بنا پر دیتے ہیں؟ پھر سوچنے والی بات یہ بھی ہے کہ اگر آسمان پر ہی اُٹھا لینا مقصود تھا تو اللہ نے بھیجا ہی کیوں؟ ایک طرف وہ حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں کی اصلاح کیلئے بھیجتا ہے اور دوسری طرف مقصد میں کامیابی عطا کئے بغیر ہی اُنہیں آسمان پر اُٹھا لیتا ہے۔ یہ فعل تو سراسر اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ اب تو آپ کو سوچنا ہی ہوگا اور یہ نتیجہ نکالنا ہی ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل میں ہے کہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جواب دیا کہ مَیں بشر رسول ہوں۔ یعنی بشر آسمان پر نہیں چڑھ سکتا۔ مولانا صاحب اب آپ فرمائیے کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بشر نہیں تھے؟ اگر بشر تھے تو پھر وہ آسمان پر کس طرح چلے گئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کوئی بشر زندہ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ احتساب کی نیت سے اب آپکو سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہی ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دو ہزار سال سے زندہ ہیں اور آنحضرتؐ فوت ہو گئے۔ حضرت عیسیٰؑ آسمان میں ہیں اور آنحضرتؐ زمین میں مدفون ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے پرندے پیدا کئے جبکہ آنحضرتؐ نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ آپ کے ان عقائد کو پیش کر کے عیسائی مناد مسلمانوں سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ کون افضل ہے حضرت عیسیٰؑ یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم؟ عام مسلمان بے چارے اس کا کیا جواب دیتے بڑے بڑے علماء سے اس کا جواب بن نہ پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے متبعین نے پھر ایسے عیسائی منادوں کا منہ بند کیا۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب ہمیں مجبوراً آپ سے پوچھنا پڑ رہا ہے کہ آپ اسلام اور بانی اسلام کے خیر خواہ ہیں یا بدخواہ؟؟ ایسے عقائد سے عیسائی پادریوں کو اسلام کے خلاف بہت تقویت ملی اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت توہین کی اور لاکھوں مسلمانوں کو عیسائیت کی گود میں ڈال دیا۔ آپ کو بہرحال احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہی ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

معزز قارئین ایک عقیدہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور ان کے ہمنواؤں کا یہ بھی ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ کیا یہ ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اِن کا عقیدہ حضرت مسیح کی نسبت تو یہ ہو کہ کبھی رُوح القدس اُن سے جدا نہیں ہوتا تھا اور مسِ شیطان سے وہ بری تھے اور یہ دونوں باتیں انہیں کی خصوصیت تھی لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اِن کا یہ اعتقاد ہو کہ نہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت اُن کے پاس رہا اور نہ وہ نعوذ باللہ نقلِ کفر کفر نباشد مسِ شیطان سے بری تھے۔ باوجود اِن باتوں کے یہ لوگ مسلمان کہلاویں۔ اِن کی نظر میں ہمارے سیّد و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ مگر حضرت عیسیٰ اب تک زندہ اور عیسیٰ کے لئے رُوح القدس دائمی رفیق مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ اس نعمت سے بے بہرہ اور حضرت عیسیٰ مسِ شیطان سے محفوظ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ نہیں جن لوگوں کے یہ عقائد ہوں اُن کے ہاتھ سے جس قدر دین اسلام کو اس زمانہ میں نقصان پہنچ رہا ہے کون اِس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ یہ لوگ چھپے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں چاہئے کہ ہر یک مسلمان اور سچا عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پرہیز کرے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 110) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا بھی یہی اعتقاد ہے دیکھو تفسیر ابن جریر و ابن کثیر و معالم و فتح البیان و کشاف و تفسیر کبیر و حسینی وغیرہ بموقعہ تفسیر آیت وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ افسوس افسوس افسوس۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 75، حاشیہ) مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ بہرحال نکالنا ہوگا کہ وہ اور ان کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔

ہم انصاف کی رُو سے عرض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مولانا اور ان کے ہمنواؤں کے عقائد سے اسلام کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے۔ ان کو چاہئے کہ یہ اس قسم کے غیر اسلامی عقائد سے توبہ کریں اور مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی قرآن مجید کی راہ کو اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرے۔ آمین۔ آئندہ شمارہ میں ہم مزید ان کے کچھ غیر اسلامی عقائد کا تذکرہ کریں گے۔

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

حضرت عمّار رضی اللہ عنہ کی سیرت کے متعلق گزشتہ خطبہ میں مذکور امور کے علاوہ بعض مزید روایات کا تذکرہ

اسی طرح حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کے حالات و سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

دین کا علم سیکھنا، قرآن کریم کا علم سیکھنا یہ تو ہر ایک کیلئے اب میسر اور مہیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے ہمیں ایک ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اگر چاہیں تو دینی علم سیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے درس اس میں ہوتے ہیں۔ حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس ہوتے ہیں۔ خطبات ہیں۔ دوسرے خطابات ہیں، جلسے ہیں، تو کم از کم اس لحاظ سے اگر ہم اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اس ذریعہ سے جوڑ لیں تو یہ تربیت کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ خلافت سے تعلق قائم ہوتا ہے اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے۔ اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایم.ٹی.اے کا ذریعہ مہیا کیا ہے اس سے اپنے آپ کو جوڑیں۔

مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب ابن قاضی محمد سلمان صاحب کی لاہور (پاکستان) میں شہادت، شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

مکرمہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب کی وفات، مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/جون 2018ء بمطابق 29/احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں بیان کر رہا تھا۔ ان کے بارے میں کچھ روایتیں اَور تھیں وہ بھی مَیں آج بیان کروں گا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمروؓ بن عاص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے اپنی وفات کے دن تک محبت کرتے رہے ہوں مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم دیکھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے محبت کرتے تھے اور تم کو عامل بناتے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے محبت کرتے تھے یا میری تالیف قلب فرماتے تھے۔ لیکن ہم آپ کو ایک شخص سے محبت کرتے دیکھتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت عمروؓ بن عاص نے کہا کہ عمارؓ بن یاسرؓ وہ شخص تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ محبت کی۔ لوگوں نے اس بات کو سن کے کہا کہ جنگ صفین میں تم لوگوں نے ہی تو انہیں شہید کیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص اس وقت امیر معاویہ کی طرفداری میں تھے۔ تو حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم نے ہی انہیں قتل کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کے متعلق گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے محبت کرتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 199، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو شہید کر دیا گیا تو عمرو بن حزم حضرت عمرو بن عاص کے پاس آئے اور کہا کہ عمارؓ کو شہید کر دیا گیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کو باغی گروہ شہید کرے گا۔ تو حضرت عمرو گھبرا کر اٹھے اور حضرت معاویہ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کہ خیریت تو ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کہ عمارؓ کو شہید کر دیا گیا ہے تو پھر کیا ہوا؟ حضرت عمرو نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کو باغی گروہ قتل کرے گا اور معاویہ نے کہا کہ کیا ہم نے اس کو شہید کیا ہے؟ ان کو تو حضرت علیؓ نے اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے جنہوں نے ان کو لا کر ہمارے نیزوں کے سامنے یا ہماری تلواروں کے سامنے ڈال دیا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 474، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5726، مطبوعہ دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء)

بہرحال حضرت عمرو بن عاص میں ایک تو نیکی تھی جو اُن کو فکر پیدا ہوئی لیکن امیر معاویہ نے اس کو اتنی اہمیت نہیں دی۔ بہرحال صحابہ کو بڑی فکر ہوا کرتی تھی جب ان کو کوئی روایت پہنچتی تھی یا خود انہوں نے کبھی سنا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بارے میں انذار فرمایا ہے یا کوئی خوشخبری دی۔

حضرت عائشہؓ نے حضرت عمارؓ کے متعلق فرمایا کہ ''وہ ایڑھیوں سے لے کر اپنے سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے تھے''۔ (فضائل صحابہؓ از امام احمد بن حنبل مترجم، صفحہ 520، فضائل سیدنا عمار بن یاسرؓ، مترجم نوید احمد بشار، مطبوعہ بک کارنر پرنٹرز پبلشرز 2016ء)

حضرت خبابؓ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ قریب ہو جاؤ۔ اس مجلس کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں سوائے عمّار کے۔ پھر حضرت خبابؓ حضرت عمرؓ کو اپنی کمر کے زخموں کے نشان دکھانے لگے جو انہیں مشرکین نے پہنچائے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضائل خبابؓ، حدیث 153)

حضرت عمران کی عزت افزائی فرما رہے تھے کیونکہ انہوں نے ابتدائی زمانے میں بہت تکلیفیں اٹھائیں اور ساتھ ہی حضرت عمارؓ کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے بھی بہت زیادہ تکلیفیں اٹھائیں۔

ایک روایت حضرت عمارؓ کی حضرت علیؓ کی شہادت کے بارے میں بھی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے متعلق ہے۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غزوہ ذات العشیرۃ میں مَیں اور حضرت علیؓ رفیق سفر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر اپنا پڑاؤ ڈالا۔ ہم نے بنو مُدلِج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے باغات کے چشموں میں کام کر رہے تھے۔ حضرت علیؓ مجھ سے کہنے لگے کہ آؤ ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھتے ہیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے قریب چلے گئے۔ تھوڑی دیر تک ہم نے ان کے کام کو دیکھا پھر ہمیں نیند آ گئی۔ چنانچہ میں اور حضرت علیؓ واپس آ گئے اور ایک باغ میں مٹی کے اوپر ہی لیٹ گئے۔ اللہ کی قسم ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی آ کر اٹھایا یا جگایا۔ آپ ہمیں پاؤں سے ہلا رہے تھے اور ہم مٹی سے لت پت ہو چکے تھے۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اے ابوتراب! اس مٹی کی وجہ سے جو اُن پر نظر آ رہی تھی آپ نے ان کو ابوتراب کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں ان دو آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں جو لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت ہیں۔ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ایک تو قوم ثمود کا وہ سرخ و سفید آدمی جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ آدمی اے علیؓ جو تمہارے سر پر وار کرے گا اور تمہاری داڑھی کو خون سے تر کر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 261، حدیث عمار بن یاسرؓ، حدیث 18511، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

ابو مِجلَز کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے مختصر سی نماز پڑھی۔ ان سے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سرِ مُو بھی فرق نہیں کیا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 262، حدیث عمار بن یاسرؓ، حدیث 18514، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اس روایت کی ایک تفصیل اس طرح بھی ملتی ہے۔ ابو مِجلَز کے حوالے سے ہی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے ہمیں بہت مختصر نماز پڑھائی۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ حضرت عمارؓ نے کہا کہ کیا میں نے رکوع اور سجود مکمل نہیں کئے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عمارؓ نے کہا کہ میں نے اس میں ایک دعا کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ۔ کہ اے اللہ! غیب کا علم تجھے ہی ہے اور تمام مخلوق پر تیری قدرت ہی حاوی ہے۔ تُو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میری زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر میں تجھ سے تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور غضب اور رضا کی حالت میں کلمہ حق کہنے کی طاقت مانگتا ہوں اور تنگدستی اور فراخی میں میانہ روی اختیار کرنے اور تیرے چہرے پر پڑنے والی لذت والی نظر اور تیری لقا کا شوق تجھ سے مانگتا ہوں اور میں کسی تکلیف دہ امر اور گمراہ کر دینے والے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی خوبصورتی کے ساتھ مزیّن کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والے لوگوں کیلئے رہنما بنا دے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 262، حدیث عمار بن یاسرؓ، حدیث 18515، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ ہر جمعہ کو منبر پر سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کرتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 193 عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حارث بن سُوَید کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت عمرؓ کے پاس حضرت عمارؓ کی چغلی کھائی، شکایت کی۔ حضرت عمّارؓ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور کہا اے اللہ! اگر اس شخص نے مجھ پر جھوٹا افترا کیا ہے تو اس کو دنیا میں کشائش عطا کر اور اس کی آخرت لپیٹ دے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 194 عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

ابونوفل بن ابی عَقْرَب کہتے ہیں کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سب سے زیادہ سکوت کرنے والے اور سب سے کم کلام کرنے والے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 194، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

خَیْثَمَہ بن ابی سَبُرَہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت میسر فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرۃؓ کی صحبت میسر فرمائی۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا میرا تعلق سرزمین کوفہ سے ہے۔ میں علم اور بھلائی لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا کہ کیا تمہارے ہاں مُجَابُ الدعوۃ (جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی اور نعلین اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان حضرت حذیفہؓ بن یمان، اور عمارؓ بن یاسرؓ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ فرمان جاری ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے پناہ دے رکھی ہے، اور دو کتابوں انجیل اور قرآن کا علم رکھنے والے حضرت سلمانؓ موجود نہیں ہیں؟ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 481، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5746، مطبوعہ دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء) آپ نے یہ بات بیان فرمائی کہ جب یہ لوگ ہیں تو تم نے ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔

محمد بن علی بن حَنَفِیَّہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمارؓ سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ دَم سکھاؤں جو جبرئیل نے مجھ پر کیا ہے؟ حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی یا رسول اللہ!۔ کہتے ہیں کہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دم سکھایا کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْکَ کہ مَیں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دَم کرتا ہوں اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفا دے جو تمہیں تکلیف دے۔ تم اسے پکڑ لو اور خوش ہو جاؤ۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3 صفحہ 481 تا 482، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5748، مطبوعہ دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت حضرت علیؓ اور حضرت عمارؓ اور حضرت سلمانؓ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشتاق ہے۔

(الاستیعاب، جلد 3، صفحہ 1138، عمار بن یاسرؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہارے درمیان کتنی دیر رہوں گا۔ پس تم میرے بعد ان لوگوں کی اقتدا کرنا۔ آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی جانب اشارہ فرمایا۔ اور عمارؓ کے طریق کو اپنانا۔ اور جو تمہیں ابن مسعودؓ بیان کریں ان کی تصدیق کرنا۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 3799)

حضرت عمارؓ کے تعلق سے ہی گزشتہ ہفتہ میں ذکر ہوا تھا کہ حضرت عمارؓ مفسدین کے دھوکہ میں آ گئے تھے۔ جب حضرت عثمان نے انہیں گورنر کی تحقیق کرنے کے لئے بھیجا تھا تو آپؓ مفسدین کے گروہ کے پاس چلے گئے اور پوری طرح تحقیق نہیں ہوئی۔ تو اس بات کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ حضرت عثمان کے خلاف جو فساد پیدا ہوا اور خلافت کے خلاف جو ساری باتیں پیدا ہوئیں تو یہ اس وجہ سے پیدا ہوئیں کہ ان لوگوں کی تربیت صحیح نہیں تھی اور بہت کم مرکز میں آیا کرتے تھے۔ ان کو قرآن کریم کا علم بہت کم تھا۔ دین کا علم بہت کم تھا۔ اس لئے آپ نے جماعت کو اس وقت تلقین کی کہ اس چیز سے تم لوگوں کو عبرت اور نصیحت پکڑنی چاہئے۔ اس لئے ایک تو یہ کہ قرآن کریم کا علم سیکھو۔ مرکز سے ہمیشہ رابطہ رکھو اور دین کا علم سیکھو تا کہ اگر آئندہ بھی کسی بھی قسم کا کوئی فتنہ جماعت میں اٹھتا ہے تو تم لوگ ہمیشہ اس سے بچ سکو۔ (ماخوذ از انوار خلافت، انوار العلوم، جلد 3، صفحہ 171)

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ہر کوئی نہ تو مرکز میں آ سکتا ہے اور اس طرح خلافت کے ساتھ ذاتی تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک بات بہرحال ہے کہ دین کا علم سیکھنا، قرآن کریم کا علم سیکھنا یہ تو ہر ایک کے لئے اب میسر اور مہیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم. ٹی. اے کے ذریعہ سے ہمیں ایک ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اگر چاہیں تو دینی علم سیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے درس اس میں ہوتے ہیں۔ حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس ہوتے ہیں۔ خطبات ہیں۔ دوسرے خطابات ہیں، جلسے ہیں، تو کم از کم اس لحاظ سے اگر ہم اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اس ذریعہ سے جوڑ لیں تو یہ تربیت کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ خلافت سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے۔ اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے۔ اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایم. ٹی. اے کا ذریعہ مہیا کیا ہے اس سے اپنے آپ کو جوڑیں۔

حضرت ابولُبابہؓ بن عبدِ المنذِر ایک اور صحابی ہیں ان کا ذکر بھی کچھ کروں گا۔ حضرت ابولُبابہؓ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا نام بعض بشیر بتاتے ہیں۔ اور ابن اسحاق کے نزدیک ان کا نام رَفَاعَہ ہے۔ علامہ زمخشری کے نزدیک ان کا نام مروان ہے۔ بہرحال یہ انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے اور بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔

غزوہ بدر کے موقع پر مدینہ سے نکلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم کو مدینہ کا امیر مقرر کیا لیکن جب آپ رَوْحَاء مقام کے قریب پہنچے جو مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے تو غالباً اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہے اور لشکر قریش کی آمد کی خبر کا تقاضا ہے کہ آپ کے پیچھے مدینہ کا انتظام بھی مضبوط رہے آپ نے حضرت ابولُبابہ بن منذر کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا اور حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم کے متعلق حکم دیا کہ وہ صرف امام الصلوۃ رہیں مگر انتظامی کام حضرت ابولُبابہ سرانجام دیں۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم. اے، صفحہ 354) بہرحال اس طرح یہ آدھے راستے سے واپس چلے گئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا۔'' (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 7، صفحہ 290، ابولبابہ بن عبد المنذرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ اور حضرت ابولُبابہؓ تینوں باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ حضرت علی اور حضرت ابولُبابہؓ نے بڑے اصرار سے عرض کیا کہ ہم پیدل چلتے ہیں اور حضور سوار رہیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں چلنے میں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور نہ ہی میں تم دونوں سے اجر کے بارے میں زیادہ بے نیاز ہوں۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم. اے، صفحہ 353) (الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 15 تا 16، غزوہ بدر مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

غزوہ بدر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اہل مدینہ کو خوشخبری پہنچانے کے لئے روانہ کیا۔ حضرت زیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر آئے تھے۔ جب وہ مصلی (نماز کی جو جگہ تھی) پہنچے تو آپ نے اپنی سواری سے بلند آواز سے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے عتبہ اور شیبہ، حجاج کے بیٹے ابوجہل اور ابوالبختری، زمعہ بن الاسود، امیّہ بن خلف یہ سب مارے گئے ہیں اور سہیل بن عمرو اور بہت سارے قیدی بنا لئے گئے ہیں۔ لوگ زید بن حارثہ کی بات پر یقین نہیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ زید شکست کھا کر لوٹے ہیں اور اس بات نے مسلمانوں کو غصہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ (منافقین اور مخالفین جو تھے وہ یہ کہا کرتے تھے) اور وہ خود خوفزدہ بھی ہو گئے ہیں (اس لئے یہ باتیں کر رہے ہیں) منافقین میں سے ایک شخص نے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے کہا کہ تمہارے آقا اور ان کے ساتھ جو گئے تھے وہ سب مارے جا چکے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت ابولُبابہ سے کہا کہ تمہارے ساتھی اب اس طرح بکھر چکے ہیں کہ دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود اور آپ کے چوٹی کے اصحاب شہید ہو چکے ہیں اور یہ آپ کی اونٹنی ہے اور ہم اسے جانتے ہیں۔ مخالفین کہنے لگے کہ زید کو تو رعب کی وجہ سے خود ہی پتہ نہیں کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اور شکست کھا کے لوٹا ہے۔ حضرت ابولبابہ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو جھٹلائے گا۔ یہود بھی یہی کہتے تھے کہ زیدؓ ناکام و نامراد اور شکست کھا کر لوٹا ہے۔ حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے علیحدگی میں دریافت کیا کہ اے ابّا آپ جو کہتے ہیں کیا وہ سچ ہے۔ حضرت زید نے کہا اے میرے بیٹے اللہ کی قسم! جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ اس سے میرا دل مضبوط ہو گیا۔ (کتاب المغازی، جلد اوّل، صفحہ 114، بدر القتال مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

حضرت ابولُبابہؓ کی سادگی اور فدائیتِ رسول کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ 5 ہجری میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے فارغ ہو کر شہر میں واپس تشریف لائے تو ابھی آپ بمشکل ہتھیار وغیرہ اتار کر نہانے دھونے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفی رنگ میں یہ بتایا گیا کہ جب تک بنوقریظہ کی غداری اور بغاوت کا فیصلہ نہیں ہو جاتا آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئیں۔ آپ نے صحابہ میں اعلان کر دیا کہ سب لوگ بنوقریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہو جائیں اور نماز عصر وہیں پہنچ کر ادا کی جائے گی۔ شروع شروع میں تو یہودی لوگ سخت غرور اور تمرّد ظاہر کرتے رہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کو محاصرہ کی سختی اور اپنی بے بسی کا احساس ہونا شروع ہوا (کہ مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا تھا) اور بالآخر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ (بہرحال) انہوں نے یہ تجویز کی کہ کسی ایسے مسلمان کو جو اُن سے تعلقات رکھتا ہو اور اپنی سادگی کی وجہ سے ان کے داؤ میں آ سکتا ہو اپنے قلعہ میں بلائیں اور اس سے یہ پتہ لگانے کی کوشش کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے متعلق کیا ارادہ ہے تا کہ وہ اس کی روشنی میں آئندہ طریق عمل تجویز کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایلچی روانہ کر کے یہ درخواست کی کہ ابولُبابہؓ بن منذر انصاری کو ان کے قلعہ میں بھجوایا جاوے تا کہ وہ اس سے مشورہ کر سکیں۔ آپ نے ابولُبابہؓ کو اجازت دی اور وہ ان کے قلعہ میں چلے گئے۔ اب رؤسائے بنوقریظہ نے یہ تجویز کی ہوئی تھی کہ جونہی ابولُبابہؓ قلعہ کے اندر داخل ہو سب یہودی عورتیں اور بچے روتے چلّاتے ان کے گرد جمع ہو جائیں اور اپنی مصیبت اور تکلیف کا ان کے دل پر پورا پورا اثر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ابولُبابہؓ پر یہ داؤ چل گیا اور بنوقریظہ کے سوال پر کہ اے ابولبابہ! تو ہمارا کیا حال دیکھ رہا ہے؟ کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اپنے قلعوں سے اتر آویں؟ ابولبابہ نے بے ساختہ جواب دیا ہاں اتر آؤ۔ مگر ساتھ ہی اپنے گلے پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قتل کا حکم دیں گے۔ حضرت ابولبابہ کہتے ہیں کہ جب یہ خیال آیا کہ میں نے خدا اور اس کے رسول کی خیانت کی ہے (یا جو اشارہ کیا ہے تو غلط طریقہ سے کر دیا ہے) تو میرے پیر لڑکھڑانے لگے۔ آپ وہاں سے مسجد نبوی میں آئے (ابولبابہؓ مسجد نبوی میں آئے) اور مسجد کے ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا (کہ یہ میری سزا ہے) اور کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ میری توبہ قبول نہ کرے گا اسی طرح بندھا رہوں گا۔ حضرت ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے بنوقریظہ جانے اور جو کچھ مَیں نے وہاں کیا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس کے بارے میں جو چاہے گا فرمائے گا۔ اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کے لئے بخشش طلب کرتا۔ جب وہ میرے پاس نہیں آیا اور چلا گیا ہے تو اسے جانے دو۔ حضرت ابولُبابہؓ کہتے ہیں کہ میں پندرہ دن اس ابتلا میں رہا۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا اور میں اسے یاد کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا ہوا ہے اور گویا میں ایک بدبودار کیچڑ میں ہوں۔ مَیں اس سے نکل نہیں سکتا اور قریب تھا کہ مَیں اس کی بدبو سے ہلاک ہو جاتا۔ پھر میں نے ایک نہر دیکھی جو بَہہ رہی تھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں اس میں غسل کر رہا ہوں یہاں تک کہ میں نے اپنے آپ کو پاک صاف کیا اور تب مجھے خوشبو آ رہی تھی۔ آپ حضرت ابوبکرؓ کے پاس اس کی تعبیر پوچھنے کے لئے گئے تھے تو حضرت ابوبکر نے اس کی تعبیر یہ کی

کہ تمہیں ایسا معاملہ پیش آئے گا جس کی وجہ سے تمہیں غم پہنچے گا پھر تمہیں اس سے نجات دی جائے گی۔ حضرت ابولُبابہؓ کہتے ہیں کہ میں بندھا ہوا حضرت ابوبکرؓ کی بات کو یاد کرتا تھا اور امید رکھتا تھا کہ میری توبہ قبول کی جائے گی۔ حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ابولُبابہؓ کے توبہ کی قبولیت کی خبر میرے گھر میں نازل ہوئی۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی اس وقت ہوئی)۔ کہتی ہیں کہ میں نے سحر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے دیکھا۔ میں نے عرض کیا اللہ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابولُبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ان کو آگاہ کردوں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتی ہو تو کردو۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حجرہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا (یہ پردے کے احکام نازل ہونے سے قبل کی بات ہے) کہ اے ابولُبابہؓ خوش ہو جاؤ۔ اللہ نے آپ پر فضل کرتے ہوئے آپ کی توبہ قبول کر لی ہے۔ لوگ دوڑ کر حضرت ابولُبابہؓ کو کھولنے لگے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجھے کھولیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے تو اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا۔ حضرت ابولُبابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں اپنے آبائی گھر کو جہاں مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے چھوڑتا ہوں۔ یہ بہت بڑی غلط بات مجھ سے ہوگئی اس لئے میں اپنا گھر بار چھوڑتا ہوں اور میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ صرف ایک تہائی مال کا صدقہ کرو۔ حضرت ابولبابہ نے ایک تہائی مال صدقہ کیا اور آپ نے اپنا آبائی گھر چھوڑ دیا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم. اے، صفحہ 597 تا 599) (اسد الغابہ، جلد 6، صفحہ 261 تا 262، ابولبابہؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، کتاب المغازی، جلد 2، صفحہ 11 تا 12، غزوہ بنی قریظہ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس تفصیل کے علاوہ بھی اس واقعہ کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کا معاملہ طے ہونے والا تھا۔ ان کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آتے ہی اپنے صحابہ سے فرمایا کہ گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنو قریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ اور پھر آپ نے حضرت علی کو بنو قریظہ کے پاس بھجوایا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے معاہدہ کے خلاف یہ غداری کیوں کی ہے۔ (بیچ میں چھوڑ کے چلے گئے تھے) بجائے اس کے کہ بنو قریظہ شرمندہ ہوتے یا معافی مانگتے یا کوئی معذرت کرتے انہوں نے حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کی مستورات کو گالیاں دینے لگے اور کہا ہم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیز ہیں۔ ہمارا ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں۔ حضرت علی ان کا یہ جواب لے کر واپس لوٹے تو اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ یہود کے قلعوں کی طرف جا رہے تھے۔ چونکہ یہود گندی گالیاں دے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کے متعلق ناپاک کلمات بول رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے اس خیال سے کہ آپ کو ان خیالات سے تکلیف ہوگی عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ ہم لوگ اس لڑائی کے لئے کافی ہیں۔ آپ واپس تشریف لے جائیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ گالیاں دے رہے ہیں اور تم یہ نہیں چاہتے کہ میرے کان میں وہ گالیاں پڑیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بات تو یہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا ہوا اگر وہ گالیاں دیتے ہیں۔ موسیٰ نبی تو ان کا اپنا تھا ان کو اس سے بھی زیادہ انہوں نے تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ یہود کے قلعوں کی طرف چلے گئے مگر یہود دروازے بند کر کے قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی حتی کہ ان کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ چنانچہ قلعہ کی دیوار کے نیچے کچھ مسلمان بیٹھے تھے کہ ایک یہودی عورت نے اوپر سے پتھر پھینک کر ایک مسلمان کو مار دیا۔ لیکن کچھ دن کے محاصرہ کے بعد یہود نے یہ محسوس کر لیا کہ وہ لمبا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تب ان کے سرداروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ وہ ابولُبابہؓ انصاری کو جو اُن کے دوست اوس قبیلہ کے سردار تھے ان کے پاس بھجوائیں تاکہ وہ ان سے مشورہ کر سکیں۔ آپ نے ابولُبابہؓ کو بھجوا دیا۔ ان سے یہود نے یہ مشورہ پوچھا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مطالبہ کو کہ فیصلہ میرے سپرد کرتے ہوئے تم ہتھیار پھینک دو۔ ہم یہ مان لیں؟ ابولُبابہؓ نے منہ سے تو کہا ہاں لیکن اپنے گلے پر اس طرح ہاتھ پھیرا جس طرح قتل کی علامت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک اپنا کوئی فیصلہ ظاہر نہیں کیا تھا مگر ابولُبابہؓ نے اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے جرم کی سزا سوائے قتل کے اور کیا ہوگی بغیر سوچے سمجھے اشارے کے ساتھ ان سے ایک بات کہہ دی جو آخر ان کی تباہی کا موجب ہوئی۔ چنانچہ یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کرنے سے انکار کر دیا۔ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ مان لیتے تو دوسرے یہودی قبائل کی طرح ان کو زیادہ سے زیادہ یہی سزا دی جاتی کہ ان کو مدینہ سے جلاوطن کر دیا جاتا مگر ان کی بدقسمتی تھی کہ انہوں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ ہم اپنے حلیف قبیلہ اوس کے سردار سعدؓ بن معاذ کا فیصلہ مانیں گے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہوگا۔ لیکن اس وقت یہود میں اختلاف ہو گیا۔ یہود میں سے بعض نے کہا کہ ہماری قوم نے غداری کی ہے اور مسلمانوں کے رویّے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مذہب سچا ہے۔ وہ لوگ اپنا مذہب ترک کر کے اسلام میں داخل ہو گئے۔ ایک شخص عمرو بن سعدی نے جو اس قوم کے سرداروں میں سے تھا اپنی قوم کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے غداری کی ہے کہ معاہدہ توڑا ہے۔ اب یا تو مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہود نے کہا نہ مسلمان ہوں گے نہ جزیہ دیں گے کہ اس سے قتل ہونا اچھا ہے۔ پھر ان سے اس نے کہا کہ میں تم سے بری ہوتا ہوں اور یہ کہہ کر قلعہ سے نکل کر باہر چل دیا۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکل رہا تھا تو مسلمانوں کے ایک دستہ نے جس کے سردار محمد بن مَسلمہؓ تھے اسے دیکھ لیا اور اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ مَیں فلاں ہوں۔ اس پر محمد بن مسلمہؓ نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ اِقَالَۃَ عَثَرَاتِ الْکِرَامِ۔ یعنی اپنی سلامتی سے چلے جایئے اور پھر اللہ سے دعا کی کہ الٰہی مجھے شریفوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے نیک عمل سے کبھی محروم نہ کیجیو۔ یعنی یہ شخص چونکہ اپنے فعل پر اور اپنی قوم کے فعل پر پچھتاتا ہے تو ہمارا بھی اخلاقی فرض ہے کہ اسے معاف کر دیں اس لئے میں نے اسے گرفتار نہیں کیا اور جانے دیا۔ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ ایسے ہی نیک کاموں کی توفیق بخشتا رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے محمد بن مسلمہؓ کو سرزنش نہیں کی کہ کیوں اس یہودی کو چھوڑ دیا بلکہ اس کے فعل کو سراہا۔‘‘

(ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 282 تا 284)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی جو کہا جاتا ہے کہ آپ نے زیادتیاں کیں اور ظلم کئے اور یہودی قبائل کو قتل کیا تو یہ تو خود اپنی تباہی کے ذمہ وار تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کروانے کے بجائے انہوں نے اپنے ایک سردار سے، دوسرے قبیلہ کے سردار سے جو مسلمان ہو چکے تھے ان سے فیصلہ کروایا اور پھر ان کی کتاب کے مطابق یہ فیصلہ ہوا۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی الزام نہیں۔ نہ صحابہ پر ہے کہ انہوں نے کوئی ظلم کیا۔

علامہ ابن سعد نے لکھا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ غزوہ قینقاع اور غزوہ سویق میں بھی حضرت ابولُبابہؓ کو مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 22، باب غزوہ قینقاع وغزوہ سویق، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت ابولبابہؓ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ انصار کے قبیلہ عمرو بن عوف کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت ابولُبابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 349، واخوھما ابولبابہ بن عبد المنذرؓ، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

ان کی وفات کے بارے میں بعض کے نزدیک حضرت ابولُبابہؓ حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد وفات پائی۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ 50 ہجری کے بعد تک زندہ رہے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 290، ابولبابہ بن عبد المنذرؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

سعید بن مُسیّب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابولُبابہؓ بن عبد المنذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن بارش کی دعا کی اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ کہ اے اللہ ہم پر بارش برسا اے اللہ! ہم پر بارش برسا اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ ابولُبابہؓ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ پھل باغوں میں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آسمان میں ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! ہم پر بارش برسا یہاں تک کہ ابولُبابہؓ ننگے بدن اپنے کھلیان میں پانی کا سوراخ اپنے کپڑے سے بند کرے۔ کہتے ہیں کہ دعا کے بعد آسمان سے پانی برسنا شروع ہو گیا۔ بادل آئے۔ بارش شروع ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ راوی کہتے ہیں کہ انصار حضرت ابولُبابہؓ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اے ابولُبابہ! اللہ کی قسم یہ بارش اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ننگے بدن اپنے کپڑے کے ذریعہ اپنے کھلیان سے پانی کے نکاس کا راستہ نہیں روکو گے۔ چنانچہ حضرت ابولُبابہؓ اپنے کپڑے کے ذریعہ نکاس کا راستہ بند کرنے کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد بارش رک گئی۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 500، کتاب صلاۃ الاستسقاء باب الاستسقاء بغیر صلاۃ و یوم الجمعۃ علی المنبر، حدیث 6530، مطبوعہ مکتبہ الرشد بیروت 2004ء)

حضرت ابولبابہ اپنے نواسے عبد الرحمن بن زید (جو حضرت عمرؓ کے بھتیجے تھے) کو ایک کھجور کی چھال میں لپیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابولبابہ تمہارے پاس کیا ہے؟ حضرت ابولبابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا نواسہ ہے۔ میں نے اس جیسا کمزور نومولود کبھی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نومولود کو اٹھایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ اس دعا کی برکت سے جب عبد الرحمن بن زید لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہوتے تو قد میں سب سے لمبے نظر آتے تھے۔ حضرت عمر نے ان کی شادی اپنی بیٹی فاطمہ سے جو حضرت اُمّ کلثوم کے بطن سے تھیں اور حضرت اُمّ کلثوم حضرت علی اور حضرت فاطمہ کی بیٹی تھیں، کروائی تھی۔ (امتاع الاسماع، جلد 6، صفحہ 146، فصل فی ذکر اسلافہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من قبل حفصۃ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1999ء)

حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کے گھر سب سے زیادہ دور تھے۔ ایک حضرت ابولُبابہ بن عبد المنذر کا۔ ان کا گھر قبّا میں تھا اور حضرت ابوعَبس بن جبر۔ یہ قبیلہ بنو حارثہ میں رہتے تھے۔ وہ دونوں عصر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھنے کیلئے آیا کرتے تھے۔ (مستدرک علی الصحیحین، جلد اوّل، صفحہ 309، کتاب الصلوٰۃ باب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث 703، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

تو یہ ان صحابہ کے حالات تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مَیں دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے۔ ایک غائب ہے۔

جنازہ غائب مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب شہید کا ہے۔ ساکن سروبا گارڈن لاہور۔ قاضی شعبان احمد سلیمان خان صاحب ابن قاضی محمد سلیمان صاحب کو 25؍جون 2018ء کو ان کو مخالفین نے ان کے گھر میں گھس کر فائرنگ کر کے

کلامُ الامام

’’جہاخدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 47 سال ان کی عمر تھی۔ تفصیلات کے مطابق 25 جون کی رات نقاب پہنے ہوئے دو افراد گھر میں داخل ہوئے۔ قاضی صاحب اور ان کی اہلیہ ایک کمرے میں تھے جبکہ ان کی بیٹیاں دوسرے کمرے میں تھیں۔ قاضی صاحب کی اہلیہ واش روم میں تھیں۔ جب وہ باہر نکلیں تو باہر دو نقاب پوش افراد موجود تھے۔ ان نقاب پوش افراد میں سے ایک نے قاضی صاحب کی اہلیہ کے سر پر پستول تانی اور ان کو دوسرے کمرے میں لے گیا جہاں ان کی بیٹیاں موجود تھیں۔ جبکہ دوسرا شخص قاضی صاحب کے کمرے میں ہی تھا اس نے تین گولیاں قاضی صاحب کے پیٹ میں ماریں جن سے موقع پر ان کی شہادت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

شہید مرحوم نے 2001ء میں اپنے ایک دوست محمد اقبال صاحب کے ذریعہ بمع اہل و عیال بیعت کی تھی۔ قاضی صاحب مظفر آباد (کشمیر) کے رہنے والے تھے۔ 2001ء میں نشتر کالونی سروبا گارڈن لاہور میں شفٹ ہوئے اور اس سے کچھ عرصہ قبل ٹاؤن شپ لاہور میں بھی رہے۔ قاضی شعبان صاحب معذور بچوں کا سکول چلا رہے تھے اور ان کی اپنی رہائش سکول کی بالائی منزل پر تھی۔ آج کل ان کے گھر کے نچلے حصہ میں سکول کی تعمیرات کا کام ہو رہا تھا اور شٹرنگ ہو رہی تھی۔ اسی شٹرنگ میں یہ نقاب پوش افراد پہلے آ کے چھپ گئے اور پھر موقع پا کر حملہ کیا۔

شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ بیعت کے بعد مکرم قاضی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک انسان ثابت ہوئے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور گہری وابستگی تھی۔ شہید مرحوم نے گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے ڈش انٹینا لگا رکھا تھا تا کہ خود بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں۔ چندوں اور دیگر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے تھے۔ صدر حلقہ کی عاملہ میں سیکرٹری سمعی بصری کے طور پر خدمت کر رہے تھے اور لوگوں کا ڈش انٹینا بھی بغیر معاوضہ کے ٹھیک کر دیتے تھے۔ قاضی صاحب کی شادی ان کی کزن سے ہوئی تھی۔ دونوں خاندانوں میں صرف قاضی صاحب، ان کی اہلیہ اور بچے ہی احمدی تھے۔ فیملی کے دیگر افراد ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کے مخالف ہو گئے۔ چند ماہ قبل قاضی صاحب کا برادر نسبتی ان کے گھر آیا اور کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ مرزائی ہو گئے ہو۔ اسی دوران اس کی نظر چھت پر لگے ڈش انٹینا پر پڑی تو اسے توڑنے لگا۔ قاضی صاحب نے اس کو روکا تو آپس میں ان کی تلخ کلامی بھی ہوئی۔ بہر حال اس کے بعد ان کے برادر نسبتی نے اپنی بہن سے کہا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ اس لئے تم میرے ساتھ چلو کیونکہ یہ تمہارا خاوند تو مرزائی ہو گیا ہے۔ اس پر قاضی صاحب مرحوم کی اہلیہ نے اپنے بھائی سے کہا کہ مَیں خود بھی احمدی ہوں اور مسلمان ہوں اور قاضی صاحب کو بھی مسلمان سمجھتی ہوں۔ مَیں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔ ان کی اہلیہ نے بتایا کہ شہید مرحوم کو مخالفین کی طرف سے دھمکیاں دی جا رہی تھیں جن کی وجہ سے وہ کافی پریشان تھے اور کچھ دنوں سے خاموش تھے اور گھر سے باہر کم نکلتے تھے۔ مکرم قاضی صاحب شہید نے اپنی اہلیہ کو بھی کہا تھا کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو سب سے پہلے صدر صاحب حلقہ کو اطلاع کرنا۔ چنانچہ انہوں نے واقعہ شہادت کے بعد ایسا ہی کیا اور جماعت کے عہدیداران کو اطلاع کی اور نہایت استقامت دکھاتے ہوئے باوجود اس کے کہ ان کے غیر از جماعت رشتہ دار بھی آئے ہوئے تھے ان کی اہلیہ نے کہا کہ جنازہ احمدی پڑھیں گے اور تدفین بھی احمدی کریں گے۔ قاضی صاحب کے چند غیر احمدی عزیز و اقارب ان کی وفات پر مسجد بیت النور میں بھی آئے لیکن انہوں نے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ قاضی صاحب کی اہلیہ اور بچیاں بھی جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گئیں۔

شہید مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ شہناز شعبان صاحبہ 40 سال ان کی عمر ہے اور تین بیٹیاں عزیزہ کرن 19 سال، سدرہ شعبان 18 سال اور ملائکہ 11 سال چھوڑی ہیں۔ یہ تینوں بیٹیاں پولیو کی وجہ سے کچھ معذور بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا خود ہی کفیل ہو اور ان کو ہر پریشانی سے بچا کے رکھے اور قاضی صاحب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

دوسرا جنازہ جو حاضر جنازہ ہے وہ محترمہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب کا ہے۔ 23 رجون کو سو سال سے اوپر کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کے والد سیٹھ محمد غوث صاحب کی دو خصوصیات ہیں۔ ایک یہ کہ اگرچہ وہ صحابی تو نہیں تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بہشتی مقبرہ قادیان میں صحابہ کے قطعہ میں دفن کرنے کی اجازت دی تھی۔ (تاریخ احمدیت، جلد 14، صفحہ 211)

دوسری خصوصیت ان کی یہ تھی کہ کتاب اصحاب احمد میں لکھا ہے کہ سیٹھ محمد غوث گزشتہ 42 سال سے وہ پہلے خوش قسمت انسان ہیں جن کا جنازہ آج ٹھیک اسی جگہ اور اسی حلقہ میں پڑھا جا رہا ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسد اطہر رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ایک سٹول یا کرسی پر کھڑے ہو کر بآواز بلند اس کی ایک شہادت بھی دی تھی۔ (اصحابِ احمدؑ، جلد 9، صفحہ 268 تا 269، سیرت حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانیؓ)

امۃ الحئی صاحبہ کے نکاح کے وقت گو کہ آپ کے والد موجود تھے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے والد کی خواہش پر خود ان کے ولی بنے اور نکاح پڑھایا اور اپنے خطبہ میں فرمایا کہ سیٹھ صاحب کی چھوٹی لڑکی امۃ الحئی کے نکاح کا اعلان مَیں اس وقت کر رہا ہوں جو خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کے قریبی عزیز اور شاید بھانجے محمد یونس صاحب کے ساتھ قرار پایا ہے۔ اس رشتہ میں بھی سیٹھ صاحب نے اخلاص مدنظر رکھا ہے۔ تمدّن کے اختلاف کی وجہ سے میں ان کو لکھتا تھا کہ حیدر آباد میں رشتہ کریں مگر ان کی خواہش تھی کہ قادیان یا پنجاب میں رشتہ ہو تا قادیان آنے کے لئے ایک اور تحریک ان کے لئے پیدا ہو جائے۔ محمد یونس صاحب ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں جو دہلی کے ساتھ لگتا ہے مگر حیدر آباد کی نسبت قادیان سے بہت نزدیک ہے۔ سیٹھ صاحب کا خاندان ایک مخلص خاندان ہے۔ ان کی مستورات کے ہمارے خاندان کی مستورات، ان کی لڑکیوں کے میری لڑکیوں سے اور ان کے لڑکوں کے میرے ساتھ ایسے مخلصانہ تعلقات ہیں کہ گویا خانہ واحد والا معاملہ ہے۔ ہم ان سے اور وہ ہم سے بے تکلف ہیں اور ایک دوسرے کی شادی اور غمی کو اس طرح محسوس کرتے ہیں جیسے اپنے خاندان کی شادی اور غمی ہو۔ ان کی لڑکی امۃ الحئی کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر محمد یونس صاحب ولد عبدالعزیز صاحب ساکن لاڈوا ضلع کرنال کے ساتھ قرار پایا۔ خلیفہ ثانی فرماتے ہیں کہ سیٹھ صاحب نے لڑکی کی طرف سے مجھے ولی مقرر کیا ہے۔ (خطباتِ محمود (خطباتِ نکاح) جلد 3، صفحہ 553)

امۃ الحئی صاحبہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خلافت کی اطاعت گزار، بڑا اخلاص رکھنے والی تھیں۔ مجھے بھی ملنے آیا کرتی تھیں۔ باوجود بڑھاپے کے یہاں آتی تھیں اور بڑے اخلاص کا اظہار کرتی تھیں۔ بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محمد ادریس صاحب حیدر آبادی (آف جرمنی) کی والدہ تھیں۔ ان کے ایک پوتے مصور صاحب یہاں بھی ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں کام کرتے ہیں۔

اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی خلافت سے سچا اور حقیقی تعلق قائم رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

حدیث نبوی ﷺ

"تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں، خوشحالی میں، خوشی میں ناخوشی میں، حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔"

(مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

"خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں: (۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ (۲) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ (۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔ (۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔"

(روحانی خزائن، جلد 13، ضرورت الامام، صفحہ 496)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

غیر مسلم دنیا کے نزدیک دنیا کی بدامنی اور فتنہ وفساد کی وجہ صرف اسلام کی تعلیم اور مسلمان ہیں جبکہ حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہی حقیقی امن کی ضامن ہے
اور دنیا کی سلامتی کی ضامن ہے، اسلام کے لفظ میں ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے جو بلاتخصیص، بغیر کسی فرق کے، بغیر کسی امتیاز کے، ہر ایک کو امن اور سلامتی دینا چاہتا ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے عالمگیر امن وسلامتی کے قیام کے لئے اسلام کی عظیم الشان تعلیم کا خوبصورت اور دلآویز تذکرہ

اگر کوئی مسلمان اس تعلیم پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس کے عمل کا قصور ہے نہ کہ تعلیم کا، غیر مسلم جو ہیں اسلام کی تعلیم کو بغیر سوچے سمجھے غلط کہتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں
حقیقت میں تو وہ لوگ ہیں جو دنیا کے امن کو برباد کر رہے ہیں نہ کہ اسلام کی تعلیم، پس اسلام کی تعلیم کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا، سچا امن روحانیت کے بغیر قائم ہو ہی نہیں سکتا

دنیا کا بہترین اسلحہ غیر مسلم ممالک میں تیار ہوتا ہے، اگر مسلم ممالک استعمال کر رہے ہیں تو ان ممالک سے لے کر اور اگر شدت پسند گروہ اسلام کے نام پر یہ استعمال کر رہے ہیں تو ان سے لے کر ہی کر رہے ہیں اور یہی اپنی تجارتوں کیلئے ان کو اسلحہ بیچتے چلے جا رہے ہیں، یہ بدقسمتی ہے اس زمانے میں کہ آج وہی مسلمان کہلانے والے ان لوگوں سے جو ایک طرف اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ان سے اسلحہ لے کر اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور غیروں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور یوں دنیا کا امن برباد کرنے کا موجب بن رہے ہیں

فتنہ پرداز قوموں کو لڑانے کا بھی باعث بن جاتے ہیں، پس اسلام فتنہ پرداز کو بھی سزا دینے کی تلقین کرتا ہے، فتنہ پرداز گھروں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں اور قوموں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں، آجکل دنیا میں جو سیاسی جوڑ توڑ ہے یہ فتنہ ہی ہے، اور کیا چیز ہے، اسلام کہتا ہے کہ یہ لوگ جو فتنہ کی آگ سے قوموں کو تباہ کر رہے ہیں اور بڑی ہوشیاری سے امن کے نام پر کر رہے ہیں دراصل یہ قاتل ہیں اور ان کو قتل کی سزا ملنی چاہئے، ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے

اسلام کی تعلیم بھی جب تک اصلی حالت میں دنیا میں قائم رہی امن اور سلامتی بھی دنیا کو ملتی رہی لیکن جب بدقسمتی سے مسلمان اسے بھول گئے تو ظالم بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی بن گئے، اسلام کے امن وسلامتی کے حوالے سے بڑی تفصیلی تعلیم ہے، چند باتوں کا میں نے یہاں ذکر کیا ہے، اسلام کی تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو تمام مذاہب کے ساتھ بھی امن اور سلامتی سے رہنا سکھاتی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جو قوموں کے درمیان امن قائم کرنا بھی چاہتی ہے اور سکھاتی ہے، یہی وہ تعلیم ہے جو ہر سطح پر آپس میں محبت اور پیار سے رہنا سکھاتی ہے، اگر اس تعلیم کو نہ سمجھنے والے اور نہ ماننے والے اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اس تعلیم پر الزام لگاتے ہیں اور اسے محبت، پیار اور بھائی چارے اور امن اور سلامتی کے دائرے سے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اپنے عملوں کو صحیح کرو اور اپنی جہالت اور تعصّب کی آنکھوں کو صاف کرو اور اس میں حقیقی نور داخل کرو جو خدا تعالیٰ کے قرب سے ملتا ہے، آج جو دنیا کی حالت ہے اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے اس میں بہتری پیدا کرنے اور تباہی سے بچانے کیلئے بس ایک ہی راستہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو جو انسانوں کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی رحمت اور سلامتی کے سائے تلے لانے کیلئے ہمیں بلا رہا ہے، اب دنیا چاہے جتنے نظام آزما لے کوئی نظام، کوئی قانون، کوئی معاہدہ، کوئی کوشش دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں بچا سکتی

پس میں دنیا والوں کو کہتا ہوں کہ اے دنیا والو!
جو سلامتی اور امن کی تلاش میں ہو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے کی بجائے آؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عاشق صادق کی آواز کو سنو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو تباہی سے بچانے اور اپنی ناراضگی سے بچانے کے لئے بھیجا ہے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 30؍جولائی 2017ء بروز اتوار سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں اختتامی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

میں جب بھی کسی ایسے پروگرام میں شامل ہوتا ہوں جس میں غیر مسلم بھی بلائے گئے ہوں اور وہاں جب اسلام کی خوبصورت اور پُر امن تعلیم پیش کی جاتی ہے تو اکثریت حیران ہوتی ہے کہ کیا حقیقت میں یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور یہ ردّ عمل، یہ اظہار کسی ایک ملک کے رہنے والوں کا نہیں ہے بلکہ بلاتخصیص ہر ملک میں یہی اظہار ہوتا ہے۔ اور آجکل جبکہ مختلف ممالک میں ہماری جماعتیں اپنے نظام کے تحت اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کے پمفلٹ تقسیم کر رہی ہیں جیسا کہ کل بھی مَیں نے رپورٹ میں بتایا تھا کہ اب لاکھوں کی تعداد میں یہ پمفلٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ تو وہاں ہر ایک کا یہی اظہار ہوتا ہے کہ حیرت ہے کہ میڈیا تو ہمیں اسلام کے متعلق کچھ اور بتاتا ہے اور آپ اس سے بالکل مختلف باتیں کر رہے ہیں۔

میڈیا نے چند شدت پسند گروہوں کے عمل کو لے کر دنیا میں اسلام کو بحیثیت مذہب اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگ بھی یہی اظہار کرتے ہیں اور امریکہ کے رہنے والے لوگ بھی یہی اظہار کرتے ہیں۔ ساؤتھ امریکہ کے جزائر کے رہنے والے، آسٹریلیا کے لوگ، یورپ کے لوگ جاپان کے لوگ، غرض غیر مسلم دنیا کے نزدیک دنیا کی بدامنی اور فتنہ و فساد کی وجہ صرف اسلام کی تعلیم اور مسلمان ہیں جبکہ حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہی حقیقی امن کی ضامن ہے اور دنیا کی سلامتی کی ضامن ہے۔ اسلام کے لفظ میں ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے جو بلاتخصیص، بغیر کسی فرق کے، بغیر کسی امتیاز کے، ہر ایک کو امن اور سلامتی دینا چاہتا ہے۔ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہر قسم کے احساس کمتری و برتری اور فرق کو ختم کر کے کہتی ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 760، حدیث 23885، حدیث رجل من أصحاب النبی ﷺ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کا خطاب دے کر تمام انسانوں کے لئے بالخصوص امن اور سلامتی کا ضامن بنا دیا۔ جو شخص عالَم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی تعلیم اور اس کا عمل دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام اُس خدا پر یقین رکھتا ہے جو ربّ العالمین ہے۔ جو کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔ جو تمام مذاہب کے ماننے والوں کا ربّ ہے۔ بلکہ جو خدا کو نہیں مانتے ان کی بھی دنیاوی ضروریات مہیا کرنے والا اور انہیں امن دینے والا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم جس خدا کا تصور پیش کرتی ہے حقیقت میں وہ ایک ہی خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہر چیز کا مہیا کرنے والا مَیں ہوں۔ مختلف مذاہب نے اپنے مذہب کے نبی کی زبان کے مطابق اس کے مختلف نام رکھ لئے ہیں اور اس وجہ سے بعض سمجھتے ہیں کہ خدا اَور ہے اور اس وجہ سے اختلاف بھی پیدا ہوا ہے۔ اسلام نے واضح طور پر فرمایا کہ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ مذہب کے نام پر گردنیں کاٹنے کی ضرورت نہیں۔ خدا ایک ہی ہے جو یہودیوں کا بھی خدا ہے، عیسائیوں کا بھی خدا ہے، ہندوؤں کا بھی خدا ہے، مسلمانوں کا بھی خدا ہے اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کا بھی خدا ہے۔ وہ ہر ایک کا ربّ ہے۔ پس تمام مخلوق اس کی ہے اور وہ مخلوق کا پالنے والا ہے۔ اس کا فیض عام ہے۔ جب اس کا فیض عام ہے اور تمام مخلوق اسی کی ہے، سب کو وہ پالنے والا ہے تو پھر مذہبی یا کسی بھی اختلاف کی وجہ سے فتنہ کیوں پیدا کر رہے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس زمانے میں اس بات کا اِدراک دیا کہ فتنہ وفساد کی بنیاد اُس وقت پڑتی ہے جب احساس برتری جنم لینا شروع کر دیتا ہے۔ جب مذاہب اور قوموں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوتا ہے کہ خدا صرف ہمارا ہے اور دوسری قوموں اور مذہبوں سے اس کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اسلام جب یہ کہتا ہے کہ ہمارا خدا ربّ العالمین ہے تو گویا وہ اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ جب ہم سب کا خدا ایک ہے، وہی ایک خدا ہے جو ہم سب کا پالنے والا ہے اور پیدا کرنے والا ہے تو پھر ہم آپس میں امن وسلامتی سے رہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’عالَم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت ان قوموں کا ردّ ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے پھر ردّی کی طرح پھینک دیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 440)

پس جن کی یہ سوچ ہو کہ خدا نے صرف ہمیں ہی ہر ایک سے برتر بنایا ہے اور دوسرے گویا خدا کے پیدا کردہ ہی نہیں ہیں یا خدا نے ان لوگوں کو پیدا کر کے ردّی کی طرح پھینک دیا ہے وہ حقیقت میں اپنے اس احساس برتری کی وجہ سے دنیا میں فتنہ پیدا کرتے ہیں اور دنیا کے امن کو برباد کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں امریکہ کے صدر کے ایک قریبی دوست اور سیاستدان نے بڑا کھل کر ٹی وی پر یہ بیان دیا کہ ہم سفید نسل کے لوگ جو ہیں دنیا کی سب نسلوں سے برتر ہیں، بہتر ہیں اور ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم ان پر حکومت کریں اور اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں اور سب سے کمتر اس نے کالے رنگ والوں اور افریقیوں کو کہا بلکہ یہاں تک کہا کہ ان کے رنگ کی وجہ سے ان میں وہ دماغی صلاحیتیں بھی نہیں ہوسکتیں جو سفید رنگ والوں میں ہیں۔ گویا تکبر نے اس کو اس حد تک بے باک کر دیا ہے کہ وہ خدا کے مقابل پر اپنے آپ کو کھڑا کر رہا ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے والے جو لوگ ہیں وہ ذرا سوچیں کہ کیا یہ بیان امن کو قائم کرنے والا بیان ہے۔ یہ بیان اُن کے دل کی آواز ہے جو متکبر لوگ ہیں اور ظاہری طور پر چاہے یہ جتنے بھی انصاف اور امن اور سلامتی کے نعرے لگالیں حقیقت میں یہ اس مقصد اور ایجنڈے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جس کا یہ اظہار کرتے ہیں اور ابھی مَیں نے بتایا کہ یہ کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کیلئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اُس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔‘‘ فرمایا ’’جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (الفاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانے تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اُس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانے میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانے میں مخفی رہا۔ پس اُس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانے کو بے نصیب ٹھہرایا۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 441 تا 442)

پس جو یہ کہتے ہیں کہ گورے زیادہ عقل والے ہیں، زیادہ دماغ والے ہیں، ان کی صلاحیتیں زیادہ ہیں۔ وہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں صلاحیتیں رکھی ہیں اور ہر قوم کو اپنے فیض سے فیض پہنچایا ہے۔ دنیاداروں کے اپنے آپ کو برتر اور دوسروں سے بعض معاملات میں بہتر کہنے کے علاوہ دوسرے مذاہب بھی اس طرح کھل کر برابری کا اظہار نہیں کرتے جس طرح اسلام کی تعلیم نے کیا ہے۔ یہ اسلام ہی کی تعلیم ہے جو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہبی لحاظ سے بھی برابری کا سلوک کیا ہے اور ہر قوم میں نبی بھیجے ہیں اور تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کے پیغام کے لحاظ سے ایک ہی پیغام لے کر آئے ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ پس مسلمان ہی صرف اس بات کے پابند ہیں کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہر قوم میں نبی مانیں۔ کوئی دوسرے مذاہب والے اس کے پابند نہیں کیونکہ قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے اور ہم ہر ایک پر ایمان لاتے ہیں۔ جب ہر قوم میں ہم نبی مانیں گے تو پھر یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے یا تمہارے نبی کی تعلیم غلط ہے۔ یہ ایک مسلمان کہہ ہی نہیں سکتا کیونکہ اس طرح کہنے سے وہ قرآن کریم کو نعوذ باللہ غلط کہے گا۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مذہبی رواداری اور امن کی تعلیم میں اسلام کی تعلیم کا کوئی اور تعلیم مقابلہ ہی نہیں کر سکتی۔ جبکہ اس کے مقابلے میں ایک عیسائی یا یہودی یا کسی بھی مذہب کا شخص جو ہے وہ نامناسب الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرسکتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان اس بات پر مجبور ہے کہ وہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دوسرے مذاہب کے بانی اور انبیاء ہیں ان کا نام عزت سے لے۔ دوسرے مذاہب والے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق غلط باتیں کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرنے والے بنتے ہیں تو ہم مسلمان ہر نبی کے ساتھ علیہ السلام کا لفظ استعمال کر کے ان پر سلامتی بھیج رہے ہوتے ہیں۔ ان کی عزت اور احترام قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اسلام ہی ہے جو سب سے زیادہ امن اور سلامتی کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ تم نے ہر حالت میں صلح کی بنیاد ڈالنی ہے۔

چنانچہ مذہبی اختلاف کو دُور کرنے اور آپس میں امن سے رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس انتہا تک مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ فرمایا کہ وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَھُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ مَّرْجِعُھُمْ فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (الانعام 109) اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

دنیا کے فسادوں کو دُور کرنے اور آپس میں امن سے رہنے کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ فرمایا کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں کو پکارتے ہیں اور شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں اور شرک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارا کام نہیں کہ ان کے بتوں کو برا کہو۔ ہر ایک کے مذہبی جذبات ہوتے ہیں یا اپنے جذبات ہوتے ہیں، صحیح ہیں یا غلط ہیں، تم بغیر حکمت کے ان کے بتوں کو برا کہو گے تو وہ جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں گے۔ پھر تمہارے جذبات بھی انگیخت ہوں گے اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکے گی۔ اس لئے تم اس سے بچو۔ مرنے کے بعد سب نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے وہاں وہ خود ان کے درمیان فیصلہ کرے گا کہ اصل رب کون ہے۔ پالنے والا کون ہے۔ ضروریات پوری کرنے والا کون ہے۔ جزا و سزا کا مالک کون ہے۔ پس یہ وہ سنہری اصول ہے جو جہاں فتنہ و فساد کو مٹاتا ہے وہاں سلامتی کی تعلیم دیتا ہے، وہاں مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو بھی بڑھاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریقِ ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (الانعام:109) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اُس خدا کو جانتے نہیں۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رُو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور اُن گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 460 تا 461)

اگر کوئی مسلمان اس تعلیم پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس کے عمل کا قصور ہے نہ کہ تعلیم کا۔ غیر مسلم اسلام کی تعلیم کو بغیر سوچے سمجھے غلط کہتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں۔ حقیقت میں تو وہ لوگ ہیں جو دنیا کے امن کو برباد کر رہے ہیں نہ کہ اسلام کی تعلیم۔ پس اسلام کی تعلیم کو موردالزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اگر کوئی مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے جو تعلیم سے ہٹ کے ہے اور اگر جاننے کے باوجود اسلام کو غیر مسلم بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ لوگ اس کے ذمہ دار ہیں۔

پس اسلام میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جو نہ تو کسی قسم کے جبر کی تعلیم دیتی ہیں، نہ فساد کی بلکہ امن اور صلح اور صفائی اور سلامتی کا پیغام جتنا اسلامی تعلیم دیتی ہے اس کا کوئی اور تعلیم مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔

مثلاً سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّھُمْ جَمِیْعًا۔ اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (یونس 100) اور اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمین میں بستے ہیں اکٹھے سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تُو ان لوگوں کو مجبور کرسکتا ہے حتی کہ وہ ایمان لانے والے ہو جائیں۔

پس اگر دنیا کو جبر کے ساتھ منوانا ہوتا اور جو نہ مانے یا جو مذہبی اختلاف رکھتا ہو اس کے ساتھ زبردستی کرنی ہوتی، امن برباد کرنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ تُو لوگوں کو مسلمان ہونے کیلئے مجبور نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی طاقت میں ہے کہ وہ تمام دنیا کے انسانوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں چاہا کیونکہ یہ جبر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا تو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتا ہے کہ تُو بھی دنیا کو مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار نہیں دیا تو پھر کسی اور کا کیا اختیار ہوسکتا ہے۔ یہ مولوی اور جو دوسرے دہشتگرد کہتے ہیں کہ ہم زبردستی کرلیں گے یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف حرکتیں ہیں جو وہ کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (الکہف:30) اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہو۔ پس جو چاہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔

پس اگر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ اختیار نہیں کہ جبر سے منوائیں تو پھر آجکل کے علماء اور یہ نام نہاد تنظیمیں جیسا کہ میں نے کہا ان کو کس طرح اختیار ہوسکتا ہے کہ اسلام پھیلانے میں جبر کریں اور اسلام کے نام کو بدنام کریں۔ پس اگر کوئی اسلام کے نام پر غلط حرکت کرتا ہے تو وہ ملزم ہے نہ کہ ہم اسلام کی تعلیم کو غلط کہیں۔ اسلام تو صلح و آشتی اور محبت و سلامتی پھیلانے والا مذہب ہے۔ امن دینے والا مذہب ہے۔

یہ باتیں جو اَب تک میں نے بیان کی ہیں یہ ان دونوں طریقوں کو غلط قرار دیتی ہیں، ان غیر مسلموں کو بھی جو اسلام کو شدت پسندی اور فتنہ و فساد کا مذہب قرار دیتے ہیں اور ان مسلمانوں کو بھی جو اسلام کے نام پر دہشتگردی کرتے اور دنیا کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس خوبصورت تعلیم کے بعد مسلمانوں کے ایسے عمل جس نے دنیا میں غیر مسلموں کو اسلام پر انگلی اٹھانے کی جرأت دی ہے یقیناً ان مسلمانوں کی بدقسمتی ہے لیکن نام نہاد علماء نے جو دنیا میں بگاڑ پیدا کیا ہے اس کا یہ نتیجہ ہونا تھا اور اس زمانے میں اس بگاڑ کے سُدھارنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جنہوں نے پھر قرآن کریم کی روشنی میں اسلام کی خوبصورت حقیقی تعلیم دکھائی تھی اور

ارشاد باری تعالیٰ

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ

(سورۃ البقرۃ: 239)

اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

آپ نے دکھائی۔ قرآن کریم مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہی اسلام کی خوبصورت حقیقی تعلیم دکھائی جا سکتی ہے اور اس پر عمل کیا جا سکتا ہے اور یہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کھول کر بیان کی اور دکھائی۔

قرآن کریم خانہ کعبہ کے مقام کے بارے میں کہتا ہے یا مکہ کے مقام کے بارے میں کہتا ہے کہ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آل عمران:98) جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا۔ یہاں اٰمِنًا کے دونوں معنی ہیں کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ بھی امن میں ہوگا۔ جو اس کو مانے گا وہ بھی امن میں ہوگا اور یہ لوگ دوسروں کے لئے بھی امن مہیا کرنے والے ہوں گے۔ اس کا پہلا عملی اظہار ہمیں اس وقت نظر آتا ہے جب فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے صحابہ کے جانی دشمنوں کی جان بخشی کے لئے امن اور سلامتی کا اعلان کر دیا۔ ایک انصاری سردار نے اس وقت کہا کہ آج ہم قریش سے بدلہ لیں گے اور قریش کو ذلیل کریں گے تو ابوسفیان نے یہ بات سن لی۔ یہ سن کر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ مَیں نے انصاری سردار سے سنا ہے۔ کیا آج اس شہر میں باوجود ہمارے پرانے ظلموں کے آپ ہمیں امن نہیں دیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آج تم سب کو باوجود تمہارے ظلموں کے امن دیا جائے گا کیونکہ اب یہ امن والا شہر قرار دیا گیا ہے۔ خانہ کعبہ اب امن کی جگہ قرار دی گئی ہے۔ اور جو کچھ انصاری سردار نے کہا ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ غلط کہا ہے۔ آج کے دن سے ہی تو اس مقدس شہر اور خانہ کعبہ سے رحم، امن اور سلامتی کی تعلیم دنیا میں پھیلنی ہے۔ آپ نے اس انصاری سردار کے جھنڈے کو دوسرے سردار کو دے دیا کہ اس نے یہ بات کیوں کہی ہے اور اس شہر کا امن اور سلامتی کا جو مقام تھا اس کا عملی نمونہ ثابت کر کے دکھا دیا۔ (شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ، جلد 3 صفحہ 409، باب غزوۃ الفتح الاعظم مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

پس یہ ہے وہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کہ جانی دشمنوں کو بھی غلبہ پانے پر معاف کر دیا اور سزا کی بجائے رحم کا سلوک فرمایا۔ کون ہے جو آج کی اس نام نہاد مہذب دنیا میں یہ عمل دکھا سکے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سلامتی کی طرف بلانے کے بارے میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ۔ (یونس:26) اور اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں یہ فرماتا ہے کہ آؤ اور سلامتی کے گھر میں داخل ہو جاؤ وہاں سلامتی کے گھر میں داخل ہونے والوں کا نام بھی اس نے مُسلم رکھا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو سلامتی پھیلانے والے اور امن قائم کرنے والے ہیں۔ اگر کوئی اس لفظ کے تقدّس کا خیال نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے۔

پھر ایک دوسرے کو ملنے پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہو۔ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجو۔ (سنن الترمذی، کتاب الاستئذان و الآداب، باب ماجاء فی افشاء السلام، حدیث 2688)

پس کیا حقیقت میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہہ کر سلامتی بھیجتا ہے وہ تلوار اٹھا کر قتل و غارتگری کرے گا اور امن برباد کرے گا؟

اسی طرح اپنی نماز میں ہم دیکھتے ہیں، نماز سے فارغ ہوتے وقت دائیں بائیں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ ہم کہتے ہیں۔ یعنی مَیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہو کر دائیں بھی امن اور سلامتی کا اور بائیں بھی امن اور سلامتی کا اور آگے بھی اور پیچھے بھی امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہوں۔ پس اسلام کبھی بھی امن و سلامتی کو ختم کرنے والا نہیں رہا۔ جبر و تشدد کرنے والا نہیں رہا۔ اس کی تعلیم ہی ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جو سب مذاہب سے زیادہ امن اور سلامتی کی تعلیم دیتی ہے۔

پھر قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اصل امن اور سلامتی کا مرکز یہی حَرم ہے۔ فرمایا: اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ۔ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَكۡفُرُوۡنَ (العنکبوت:68) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے جبکہ اس کے ارد گرد کے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔ تو پھر کیا وہ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کریں گے۔ یہ اعلان ہے کہ خانہ کعبہ کا حقیقی مقصد امن اور سلامتی کا قیام ہے اور یہ مسلمانوں کی بھی بڑی ذمہ داری ہے جو اُن پر ڈالی گئی ہے کہ اسے ہمیشہ امن اور سلامتی کا ہی مرکز رکھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے امن میں رہیں گے۔ یعنی سچا امن صرف انہی سے ملے گا جو خدائے واحد پر ایمان لا کر بیت اللہ کے ساتھ سچا تعلق رکھیں گے۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے خاص طور پر ان ملکوں کے ان مسلمان بادشاہوں کی کہ ایسی واضح ضمانت کے بعد بھی پھر بجائے اس کے کہ اپنی نظر خدائے واحد پر رکھیں اور اس مقصد کی طرف دیکھیں جو خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد ہے، جو خانہ کعبہ کا مقصد ہے، جس کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے، اور امن قائم کرنے کی کوشش کریں، اپنی دولت اور طاقت کے زعم میں ظلموں پر اتر رہے ہیں۔ اور امن کے ضامن اپنے دنیاوی دوستوں اور آقاؤں کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حرم کا امن میں نے قائم کیا ہوا ہے اور اس سے حقیقی طور پر منسلک لوگ بھی میری وجہ سے ہی امن میں رہیں گے۔ اگر دنیاوی طاقتیں اور منصوبے امن دینے والے ہوتے تو دنیا میں جو فتنہ اور فساد ہو رہا ہے وہ نہ ہوتا۔ دنیا میں جو بدامنی ہے، بے چینی ہے وہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی بجائے ان کی دنیا پر نظر ہے۔ پس ایک دنیا دار تو خدائے واحد کو بھول کر اپنی تباہی کا سامان کر رہا ہے لیکن مسلمانوں کو ہوش کرنی چاہئے کہ توحید کے قیام کے لئے جو اس نے گھر بنایا ہے اور توحید جو زمانے سے گم ہو چکی ہے اسے لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے اسے مانیں تا کہ اس امن کے مقام سے حقیقی فیض پا سکیں ورنہ وہ بھی ارد گرد کی قوموں کی طرح تباہی میں گرتے چلے جائیں گے۔ اس امن کے شہر کا مقام تو قائم رہے گا اور ہمیشہ رہے گا لیکن ظالم اور روحانیت سے ہٹے ہوئے حکمرانوں کے بجائے انصاف پسند اور روحانیت پر قائم حکمران اللہ تعالیٰ لے کر آئے گا۔ سچا امن روحانیت کے بغیر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جو خادم حرمین بنتے ہیں ان کو حقیقی روحانیت کی تلاش کرنا ہوگی تا کہ حقیقی امن قائم ہو اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی غلامی میں آنا ضروری ہے۔ یہ ان کے لئے ضروری ہے تا کہ غیر مسلم دنیا کو بھی اسلام کی حقیقی اور امن کی تعلیم کھل کر واضح اور روشن ہو کر نظر آئے۔

پھر قرآن شریف میں اسلام کو نہ ماننے والوں کا جواب بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالُوۡۤا اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ اَرۡضِنَا (القصص:58) اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم تیرے ہمراہ ہدایت کی پیروی کریں گے تو ہم اپنے وطن سے نکال پھینکے جائیں گے۔ پس اگر اسلام زیادتی، جبر اور شدت کا مذہب ہوتا تو آنحضرت ﷺ کو یہ جواب نہ ملتا کہ ہم اپنے گھروں سے نکال دیئے جائیں گے۔ ظلم و زیادتی کرنے والے تو دوسرے غیر لوگ ہیں، نہ کہ مسلمان۔ دوسری حکومتیں ہیں۔ دوسرے سردار ہیں جن کا خوف ہے ان لوگوں کو اور جن کے خوف کی وجہ سے وہ اسلام کی تعلیم کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ اس بات پر تو غیروں کو بھی بالکل اتفاق ہے کہ اسلام کی تعلیم امن والی تعلیم ہے اس لئے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم تیرے ساتھ مل جائیں، تیری تعلیم پر عمل کرنے لگ جائیں، اسلام کی تعلیم کو مان جائیں تو یہ لوگ ہمیں اُچک کر لے جائیں گے، ہمیں گھروں سے نکال دیں گے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ اسلام کی تعلیم اس وقت بھی غیروں کے نزدیک پُرامن اور سلامتی والی تعلیم ہے۔ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کو عرض کرتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ سلامتی اور امن پھیلاؤ۔ اگر ہم امن کا راستہ اختیار کریں تو ارد گرد کی قومیں ہمیں تباہ و برباد کر دیں گی۔

آج دنیا میں جو اسلحے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، ایٹم بم بنائے جا رہے ہیں، اس دلیل کے ساتھ بنائے جا رہے ہیں کہ یہ تو ڈٹرنٹ (Deterrent) کے طور پر، خطرہ کے توڑ کیلئے ہیں جو ہمیں دوسری قوموں سے ہے۔ اس وقت دنیا کے تقریباً نو دس ممالک کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہیں اور سوائے پاکستان کے ایک بھی مسلمان ملک نہیں ہے اور اس کی بھی صلاحیت کا پتا نہیں کہ کتنی صلاحیت ہے۔ سب سے بڑا خطرہ تو آئندہ جنگ میں جن ہتھیاروں کا ہے وہ ان ایٹمی ہتھیاروں کا ہے۔ اسی طرح دنیا کا بہترین اسلحہ غیر مسلم ممالک میں تیار ہوتا ہے۔ اگر مسلم ممالک استعمال کر رہے ہیں تو ان ممالک سے لے کر اور اگر شدت پسند گروہ اسلام کے نام پر یہ استعمال کر رہے ہیں تو ان سے لے کر ہی کر رہے ہیں اور یہی اپنی تجارتوں کیلئے ان کو اسلحہ بیچتے چلے جا رہے ہیں۔ تو بہرحال یہ تو آجکل کی صورتحال ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسند ہے اور اس کی تعلیم ظلم و زیادتی کی ہے۔ یہ لوگ جو اسلحہ کی دوڑ میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اب اسلامی تعلیم کے خلاف عمل کرنے والوں کو بھی یہی ملک ہیں جو اسلحہ دے رہے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا جن میں سب سے زیادہ شور مچایا جاتا ہے کہ اسلام کی تعلیم امن کو برباد کرنے والی ہے۔ انہی ممالک سے امن کو برباد کرنے کیلئے اسلحہ دیا جا رہا ہے۔

اسلام کی تو ایسی امن کی تعلیم ہے کہ اس وقت بھی ارد گرد کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم مان لیں تو ہم مارے جائیں گے۔ لوگ ہمیں مار دیں گے کیونکہ تم امن اور سلامتی کی تعلیم دیتے ہو۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے اس زمانے میں کہ آج وہی مسلمان کہلانے والے ان لوگوں سے جو ایک طرف اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ان سے اسلحہ لے کر اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور غیروں کے خلاف بھی لڑ رہے ہیں اور یوں دنیا کا امن برباد کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔

ایک حقیقت پسند غیر مسلم نے چند دہائیاں پہلے ایک کتاب لکھی تھی اور اس میں ان لوگوں کا چہرہ دکھاتے ہوئے لکھا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں تو شاید آپ کی پوری زندگی میں دشمنوں کے چند سو لوگ مرے ہوں گے جو آپ کے حقیقی دشمن تھے۔ لیکن تمہاری ایک ہی جنگ میں، جنگ عظیم میں لاکھوں لوگ مر گئے۔

(Ruth cranston, world Faiths New York, 1949, Pg.155.)

(بحوالہ Prophet Muhammad and His western critics, Vol.2 Pg.952 Idara Ma'arif Islami Lahore1992.)

پھر بھی کہتے ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام نے دنیا پر ظلم کیا ہے اور یہ امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور شدت پسندی کا مذہب ہے۔

پس اسلام کے پُرامن مذہب ہونے کا یہی حقیقی جواب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض قبائل نے دیا تھا کہ اگر ہم تمہارے دین پر ایمان لے آئیں تو یہ جو تمہاری امن اور سلامتی کی تعلیم ہے وہ ہمیں ختم کر دے گی۔ اسلام تو بلا وجہ کی جنگوں سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور قبائل کے لوگوں نے کہا کہ اگر ہم تمہارے کہنے پر عمل کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم ظالموں کے ظلم کا نشانہ بنیں گے کیونکہ ظالم تو جنگیں کرتا چلا جائے گا اور ہمیں نشانہ بناتا چلا جائے گا۔ پس ہم تمہارے ساتھ مل کے اپنی زندگیاں برباد نہیں کر سکتے اس لئے ہم تو ایسے ہی رہیں گے۔ تمہارے ساتھ شامل ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم ظلموں کا نشانہ بن جائیں۔

تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو صاف نظر آتا ہے کہ عرب ملکوں میں جو بدامنی تھی یہ اسلام نے دُور کی۔ یہ جواب جو قبائلی دے رہے ہیں یہ بھی اس کی ایک دلیل ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے مشکل میں گرفتار ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے وعدوں کی حقیقت تو انہیں معلوم نہیں تھی۔ ایمان ان میں نہیں تھا۔ وہ تو صرف ظاہری طور پر دیکھ رہے تھے۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ ایسے ماحول میں امن کی تعلیم کو قبول کرنا جب ہر طرف فتنہ اور فساد پھیلا ہوا ہے موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ لیکن جب فتح مکہ ہوا اور اسلام پھیلا بلکہ اس سے بھی پہلے جب قبائل کو یہ احساس ہوا کہ مکہ والوں نے صلح کا معاہدہ کر لیا ہے اور اسلام کی تعلیم ہی خوبصورت تعلیم ہے اور ہمیں دنیاوی اور روحانی فائدے بھی اس میں ملیں گے۔ بعض نے نشانات بھی دیکھے تو اسلام قبول کیا۔ کسی نے انہیں مجبور نہیں کیا تھا۔ جب تک ان کی دنیا کی نظر تھی وہ انکار کرتے رہے۔ اگر زبردستی کی بات ہوتی تو قرآن کریم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر کو بیان کر کے تسلی نہ دیتا۔ آپ کو اس طرح فرماتا ہے وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ۔ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَ قُلۡ سَلٰمٌ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ (الزخرف:89 تا 90) اور اس رسول کے یہ کہنے کے وقت کو یاد کرو کہ اے میرے رب! یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ میری بات نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تُو ان سے درگذر کر اور کہہ سلام۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے۔ یعنی آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کو فرما رہے ہیں کہ جو تعلیم مَیں تیری طرف سے لایا ہوں جو ہر ایک کیلئے امن اور سلامتی کی تعلیم ہے اسے یہ لوگ سمجھتے نہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ لڑائیاں، جنگیں اور فساد کر رہے ہیں۔ تیرہ سال آنحضرت ﷺ پر مکّہ میں ظلم ہوتے رہے۔ پھر بعد میں مدینہ پر بھی فوج کشی ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جس قوم کے لئے امن کا پیغام لایا تھا وہ مجھے امن نہیں دے رہی بلکہ ظلموں پہ اتر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ فوری طور پر ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرو، جنگ کرو اور سخت جواب دو بلکہ فرمایا کہ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ۔ ان سے درگذر کر کیونکہ انہیں تیری تعلیم کی عظمت اور اہمیت کا نہیں پتا اس لئے ان کے یہ عمل ہیں اور وہ یہ رویّے دکھا رہے ہیں۔ ان کے یہ رویے دیکھ کر یہ کہہ کہ میں تم پر ان رویّوں کے باوجود سلامتی ہی بھیجتا ہوں اور بھیجوں گا کیونکہ مَیں تمہارے لئے سلامتی لایا ہوں۔ عنقریب دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت محمد رسول ﷺ دنیا کیلئے امن اور سلامتی لائے تھے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد عرب دنیا نے دیکھ لیا۔

پس آپ کا نہ ماننے والوں کو بھی یہ جواب صرف اپنوں کیلئے سلامتی اور امن کا پیغام نہیں تھا بلکہ نہ ماننے والوں کیلئے بھی سلامتی اور امن کا پیغام تھا۔

اگر پھر غیر یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ چلو ٹھیک ہے سلامتی اور امن کا پیغام تھا لیکن پھر جنگیں کیوں ہوئیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اسلام کو ختم کرنے کے لئے کفار نے مدینہ پر حملہ کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا (الحج:40) کہ وہ لوگ جن سے بلا وجہ جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور یہ ظلم کیا گیا کہ ان کے یہ کہنے پر کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہ فرمایا کہ اگر ان کی شرارتوں کا سختی سے جواب نہ دیا گیا تو یہ مذہب مخالف طاقتیں حد سے بڑھ جائیں گی اور پھر نہ گرجے رہیں گے اور نہ یہودیوں کی عبادتگاہیں رہیں گی۔ نہ متفرق معابد رہیں گے۔ نہ مسجدیں باقی رہیں گی۔ یہ لوگ انہیں برباد کر دیں گے۔ پس اگر جنگ کی اجازت ملی تو امن اور سلامتی قائم کرنے کیلئے۔ جہاد کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ ظلم کیا جائے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’اسلام نے تلوار اٹھانے میں سبقت نہیں کی اور اسلام نے صرف بوقت ضرورت امن قائم کرنے کی حد تک تلوار اٹھائی ہے اور اسلام نے عورتوں اور بچوں اور راہبوں کے قتل کرنے کے لئے حکم نہیں دیا بلکہ جنہوں نے سبقت کر کے اسلام پر تلوار کھینچی وہ تلوار سے ہی مارے گئے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اور تلوار کی لڑائیوں میں سب سے بڑھ کر توریت کی تعلیم ہے جس کی رُو سے بیشمار عورتیں اور بچے بھی قتل کئے گئے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جس خدا کی نظر میں وہ بے رحمی اور سختی کی لڑائیاں بُری نہیں تھیں بلکہ اُس کے حکم سے تھیں تو پھر نہایت بے انصافی ہوگی کہ وہی خدا اسلام کی ان لڑائیوں سے ناراض ہو جو مظلوم ہونے کی حالت میں یا امن قائم کرنے کی غرض سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنی پڑی تھیں۔‘‘

(حجۃ الاسلام، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 46 تا 47)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے۔‘‘ جو علیحدگی میں بیٹھے عبادتیں کرنے والے لوگ ہیں ان کے بھی حجروں کو ڈھا دیا جاتا ’’اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکرِ خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ ان تمام عبادت خانوں کا مَیں ہی حامی ہوں۔ اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرّض نہ کرے اور منع کر دے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کیلئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادتخانوں اور فقراء کے خلوت خانوں سے تعرّض نہ کرے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصّب کے طریقوں سے دُور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے۔ ہاں البتہ اس خدا نے جو اسلام کا بانی ہے یہ نہیں چاہا کہ اسلام دشمنوں کے حملوں سے فنا ہو جائے بلکہ اس نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور حفاظتِ خود اختیاری کے طور پر مقابلہ کرنے کا اِذن دے دیا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 393 تا 394)

پس کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام امن برباد کرنے کا مذہب ہے یا دوسرے مذاہب کے عبادت خانے برباد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں جیسے بعض مذاہب کے پرانے عبادت خانے عراق سیریا وغیرہ میں برباد کئے گئے یا چرچ گرائے گئے یا یہاں بھی چرچوں کو آگ لگائی گئی یہ سب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے اور ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کی جزا نہیں بلکہ جہنم کی سزا رکھی ہوئی ہے۔

پھر ایک اور امر ہے جس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ امن برباد کرنے والے ہر شر کا تم نے مقابلہ کرنا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالۡفِتۡنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ (البقرۃ:192) اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ قتل بہت بڑا فعل ہے اور قاتل کو بہت بُری نظر سے دیکھا جاتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ قتل بہت برا کام ہے لیکن اس کے باوجود فتنہ اس سے بھی زیادہ برا کام ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس سے لاکھوں اور اربوں جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے بلکہ بعض حالات میں بعض جگہ ہم دیکھتے ہیں فتنہ کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں جانیں ضائع ہو بھی جاتی ہیں۔ فتنہ پرداز قوموں کو لڑانے کا بھی باعث بن جاتے ہیں۔ پس اسلام فتنہ پرداز کو بھی سزا دینے کی تلقین کرتا ہے۔ فتنہ پرداز گھروں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں اور قوموں کے امن اور سکون کو بھی برباد کرتے ہیں۔

آجکل دنیا میں جو سیاسی جوڑ توڑ ہے یہ فتنہ ہی ہے۔ اور کیا چیز ہے؟ یہ فتنہ ہی ہے جو ایک ملک کسی دوسرے ملک سے ناراض ہو کر دوسرے ممالک کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے جھوٹی رپورٹیں تیار کرتے ہیں یا اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے سربراہوں کو لالچ دے کر اپنا ہم نوا بنا لیتے ہیں اور پھر دنیا میں آجکل اس کی اتنی وسیع طور پر لابنگ (Lobbying) ہوتی ہے کہ جس سے ملکوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہوتی ہے۔ جب تک کسی دوسرے ملک کو ملبے کا ڈھیر نہ بنا دیں ان کو چین نہیں آتا۔ اسلام کہتا ہے کہ یہ لوگ جو فتنہ کی آگ سے قوموں کو تباہ کر رہے ہیں اور بڑی ہوشیاری سے امن کے نام پر کر رہے ہیں دراصل یہ قاتل ہیں اور ان کو قتل کی سزا ملنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔ لیکن یہ صاحب اثر و رسوخ لوگ ہیں اور طاقت والے ہیں۔ کون جرأت کر سکتا ہے کہ ان کو سزا دے؟ لیکن اسلام کہتا ہے کہ انہیں سزا دو۔

پھر اسلام کی ایک تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں بتائی کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث 10) اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ دوسرے لوگ، انسان محفوظ رہیں۔ (سنن النسائی، کتاب الایمان وشرائعہ، باب صفۃ المؤمن، حدیث 4998) پس آپس میں مسلمانوں کے امن کی ضمانت بھی اسلام کی تعلیم ہے اور دنیا کے دوسرے لوگ اور قوموں کی امن اور سلامتی کی ضمانت بھی اسلام کی تعلیم ہی ہے۔

دنیا نے تمام نظاموں کو دیکھا ہے۔ انسان کے بنائے ہوئے قانون بھی دیکھے ہیں لیکن ان قانونوں پر عمل کروانے کے باوجود یہ لوگ دنیا کے فساد کو روک نہیں سکے۔ جب تک یہ اسلام کی تعلیم کا نظام اپنی اصل حالت میں دنیا پر قائم نہیں کریں گے، یہ دیکھ بھی نہیں سکتے اور اسلام کی تعلیم بھی جب تک اصلی حالت میں دنیا میں قائم رہی امن اور سلامتی بھی دنیا کو ملتی رہی لیکن جب بدقسمتی سے مسلمان اسے بھول گئے تو ظالم بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی بن گئے۔ اسلام کے امن وسلامتی کے حوالے سے بڑی تفصیلی تعلیم ہے۔ چند باتوں کا میں نے یہاں ذکر کیا ہے۔

جلسہ پر یہاں بہت سارے پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے ہیں اور دوسرے غیر مسلم بھی ہیں جو مجھ سے پرائیویٹ میٹنگ میں سوال پوچھتے رہتے ہیں تو اس سے کچھ حد تک ان کو جوابات بھی مل گئے ہوں گے۔ دنیا کی حالت جو ہے اب اس میں فساد بڑھتا چلا جارہا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آج اس حوالے سے چند باتیں بیان کروں کہ شاید یہ لوگ دنیا کو بتانے والے بھی ہوں۔

اسلام کی تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو تمام مذاہب کے ساتھ بھی امن اور سلامتی سے رہنا سکھاتی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو قوموں کے درمیان امن قائم کرنا بھی چاہتی ہے اور سکھاتی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو ہر سطح پر آپس میں محبت اور پیار سے رہنا سکھاتی ہے۔ اگر اس تعلیم کو نہ سمجھنے والے اور نہ ماننے والے اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اس تعلیم پر الزام لگاتے ہیں اور اسے محبت، پیار اور بھائی چارے اور امن اور سلامتی کے دائرے سے باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اپنے عملوں کو صحیح کرو اور اپنی جہالت اور تعصّب کی آنکھوں کو صاف کرو اور اس میں حقیقی نور داخل کرو جو خدا تعالیٰ کے قرب سے ملتا ہے۔ آج جو دنیا کی حالت ہے اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے اس میں بہتری پیدا کرنے اور تباہی سے بچانے کیلئے بس ایک ہی راستہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو جو انسانوں کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی رحمت اور سلامتی کے سائے تلے لانے کیلئے ہمیں بلا رہا ہے۔ اب دنیا چاہے جتنے نظام آزما لے کوئی نظام، کوئی قانون، کوئی معاہدہ، کوئی کوشش دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں بچا سکتی۔

پس مَیں دنیا والوں کو کہتا ہوں کہ اے دنیا والو! جو سلامتی اور امن کی تلاش میں ہو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے کی بجائے آؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی آواز کو سنو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو تباہی سے بچانے اور اپنی ناراضگی سے بچانے کے لئے بھیجا ہے، جو کہتا ہے کہ ’’اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 269)

پس اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے دنیا کو واحد و یگانہ خدا کی پہچان کی طرف لوٹنا چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ’’وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتا لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 304 تا 305)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خالص ہو کر اس توحید کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور سچا عابد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو حاصل کرنے والے ہوں اور دنیا کو حقیقت میں یہ بتانے والے بھی ہوں کہ اگر دنیا اپنی بقا چاہتی ہے تو اپنے خدائے واحد کو پہچانے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا ہوگی۔ دعا میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی یاد رکھیں جو مشکلات میں گرفتار ہیں۔ الجزائر کے احمدیوں کو بھی یاد رکھیں اور عمومی اسلامی دنیا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ جہالت کی وجہ سے وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا عذاب سہیڑ رہے ہیں۔ دنیا کی عمومی حالت بھی بگڑتی جا رہی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا۔ دنیا کو عمومی طور پر بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ (دعا) دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حاضری کی رپورٹ بھی سن لیں۔ اس سال کل حاضری سینتیس ہزار تین سو ترانوے (37393) ہے۔ اور ایک سو چودہ (114) ممالک کی نمائندگی ہے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27 ر اکتوبر 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

ایمان کو جہاں اعتقادی لحاظ سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے وہاں عملی حالت کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے
صرف اعتقادی حالت کے بہتر ہونے سے ہی کام پورا نہیں ہوتا جب تک عمل صالح نہ ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26رجنوری 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی کیا فلاسفی بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ بعض اوقات مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلّاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے، تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچے کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتے کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔

سوال ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے ایک معلم کی قبولیت دعا کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ناظر دعوت الی اللہ قادیان لکھتے ہیں کہ ضلع ہوشیار پور کے گاؤں کھیڑا اچھروال میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گاؤں والے بہت پریشان تھے۔ یہاں کی ہندو اکثریت نے وہاں کے معلم کو دعا کرنے کو کہا۔ ہمارے معلم نے پہلے ان کو اسلامی دعا کے آداب بتائے اور اللہ تعالیٰ کی صفات بتائیں۔ پھر دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے اس معلّم کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے فضل سے دو تین گھنٹے کے اندر موسلا دھار بارش برسا دی اور اپنے سمیع الدعا ہونے کا ثبوت دیا۔ گاؤں والوں نے برملا کہا کہ احمدیوں کی دعا کی وجہ سے بارش ہوئی۔

سوال ایک معلم کی دعا سے کس طرح موسلا دھار برسنے والی بارش تھم گئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گنی بساؤ کے معلّم عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے ایک گاؤں سین چانگ گامُسا میں لوگوں کو جمع کر کے جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا۔ اسی دوران سخت بارش شروع ہو گئی۔ بارش کے شور کی وجہ سے میری آواز حاضرین تک نہیں پہنچ رہی تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ ابھی لوگ اٹھ کے چلے جائیں گے۔ اس وقت مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! بارش بھی تیری ہے اور جو پیغام میں لے کر آیا ہوں وہ بھی تیرا ہے لیکن بارش کی وجہ سے یہ لوگ تیرا یہ پیغام سن نہیں رہے اور اٹھنے والے ہیں۔ کہتے ہیں ابھی دعا کرنے کی دیر ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کو تھما دیا اور تبلیغ کے بعد تمام افراد نے بیعت کرنے کی توفیق حاصل کی۔

سوال حضور انور نے بینن کے معلم کی قبولیت دعا کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینن کے معلم متین صاحب کہتے ہیں کہ ایک نو مبایع دوست ان کے گھر آئے اور کہنے لگے کہ میری بیوی کی حالت بہت خراب ہے۔ میں اپنی بیوی کو لے کر ان کے گھر چلا گیا کیونکہ ان کی بیوی کا زچگی کا معاملہ تھا۔ اور تیز بخار کی وجہ سے رِحم کے سکڑنے کے باعث بچے کی پیدائش نہیں ہو رہی تھی۔ وہ کہنے لگا کہ گزشتہ دو دفعہ بھی اس طرح ہی ہو چکا ہے جس میں یا تو بچہ بچ سکتا تھا یا والدہ۔ لہٰذا دونوں دفعہ انہوں نے والدہ کو بچانے کی کوشش کی اور اولاد کی قربانی دینی پڑی اور اب یہ تیسری بار ایسا ہو رہا ہے۔ معلّم سلسلہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دے کر دعا شروع کی اور دعا ختم کرنے پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر پانی پر پھونکا اور اس عورت کو پلایا۔ کہتے ہیں اس طرح مَیں نے دو تین دفعہ کیا اور پانی پھونک کر عورت کو پلانے کیلئے بھجوایا۔ تیسری دفعہ خاوند خوشی سے آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی بھی بچا لی اور بیٹا بھی دے دیا۔

سوال کرناٹک کی ایک جماعت کے صدر کو کس طرح حضور انور کی دعا سے برین ٹیومر سے نجات ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کرناٹک کے امیر ضلع لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک جماعت کے صدر کو برین ٹیومر ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کا علاج ممکن نہیں ہے۔ آپریشن کرتے وقت جان بھی جا سکتی ہے۔ انہوں نے فوراً دعا کیلئے مجھے بھی یہاں لکھا اور میرا جواب بھی ان کو گیا کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ کہتے ہیں کہ ایک ماہ کے بعد ڈاکٹروں نے دوبارہ ان کا معائنہ کیا تو حیران ہو گئے کہ برین ٹیومر کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ حسین صاحب مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔

سوال حضور انور کی دعا سے کس طرح ایک دوست معجزانہ طور پر وینٹی لیٹر پر سے اتر آئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حافظ احسان سکندر مبلغ بلجیم لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست داؤد صاحب کے جگر گردے اور پھیپھڑوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ ہسپتال میں ہی انہیں دل کا دورہ بھی پڑا۔ انہیں وینٹی لیٹر پر لگا دیا گیا۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ حافظ صاحب نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا خود بھی دعا کی۔ جماعت کو بھی دعاؤں کے لئے کہا۔ اگلے دن ڈاکٹر کہنے لگے کہ ایک معجزہ ہو گیا ہے کہ جو دوائی ہم پہلے انہیں دے رہے تھے اور ان کا جسم اسے قبول نہیں کر رہا تھا اب وہی دوائی اثر کر رہی ہے اور ان کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ ہم نے ڈاکٹر کو کہا کہ یہ معجزہ دعا کی وجہ سے ہوا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔

سوال دعا کی بدولت کس طرح ایک چور نے جماعت کا چرایا ہوا سامان واپس کر دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تنزانیہ ریجن کے مورو گورو کے معلّم لطیف صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ایک مسجد سے کسی نے سولر سسٹم کی بیٹری چرا لی۔ احباب جماعت نے فیصلہ کیا کہ پولیس میں رپورٹ کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ ہم یہ دعا کریں گے کہ جس نے بھی یہ بیٹری چوری کی ہے اس کو خود اللہ تعالیٰ سزا دے دے اور ہماری بیٹری ہمیں لَوٹا دے۔ یہ خبر گاؤں میں پھیل گئی کہ احمدیوں نے دعا کی ہے کہ جس نے بھی بیٹری چوری کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے اور سزا دے۔ غیر از جماعت احباب نے کہنا بھی شروع کر دیا کہ احمدیوں کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں اب چور ضرور پکڑا جائے گا۔ کہتے ہیں ابھی ایک ہی دن گزرا تھا کہ جس کسی نے بھی چوری کی تھی وہ چوری چھپے صبح سویرے بیٹری صدر صاحب جماعت کے گھر کے سامنے رکھ گیا۔

سوال دعا کی بدولت کس طرح ایک مخلص دوست کو جلسے میں شمولیت کی توفیق ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مالی ریجن کے مبلغ مستنصر صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال جلسہ سالانہ مالی کیلئے احباب کو تحریک کی کہ کثرت سے لوگ شامل ہوں۔ لیکن جلسہ گاہ تک پہنچنے میں تقریباً 10 ہزار فرانک سیفا کرایہ لگتا تھا۔ تو ایک ممبر یحییٰ صاحب جو دریا سے مچھلیاں پکڑ کر مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ انہوں نے پیسوں کی تنگی کے باعث صرف اپنی اہلیہ کو جلسہ پر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ خود بھی چلیں اور دعا بھی کریں۔ جس دن صبح قافلہ چلنا تھا اس سے پہلے رات آٹھ بجے وہ شخص مشن میں آئے۔ ان کے ہاتھ میں تقریباً بارہ کلو کی ایک بہت بڑی مچھلی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جب صبح دریا میں جال ڈالنے گیا تو میں نے بڑی دعا کی کہ کل قافلہ روانہ ہونا ہے اور میرے پاس کرایہ نہیں ہے۔ اے اللہ میری مدد کر کہ مَیں جلسہ میں شامل ہو سکوں۔ عصر کے وقت جال نکالا تو یہ مچھلی لگی ہوئی تھی۔ جب کنارے پر آیا تو ایک آدمی نے اٹھارہ ہزار فرانک سیفا کی خرید لی، اور اس طرح ان کے جلسے میں شامل ہونے کیلئے کرایہ کا انتظام ہو گیا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی قبولیت کے لیے کیا ضروری لوازمات بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں۔ ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔ دعا کے لوازمات سے اوّل ضروری یہ ہے کہ اعمال صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں کیونکہ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔

سوال حضور انور نے عملی حالت کی اصلاح کے ضمن میں احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایمان کو جہاں اعتقادی لحاظ سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے وہاں عملی حالت کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ویسے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق پانچ وقت نمازوں پہ توجہ نہ دیں، لوگوں کے بنیادی حق ادا نہ کریں اور جب مشکل میں گرفتار ہوں تو اس وقت پھر ہمیں اللہ بھی یاد آ جائے۔ لوگوں کے حق ادا کرنے بھی یاد آ جائیں۔ پہلے اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہو گا۔ صرف اعتقادی حالت کے بہتر ہونے سے ہی کام پورا نہیں ہوتا جب تک عمل صالح نہ ہو اور عمل صالح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کئے جائیں اور اس کے مخلوق کے حق بھی ادا کئے جائیں۔

سوال حضور انور نے مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب کے کیا اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب کی 15رجنوری کو کینیڈا میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ امیر جماعت ضلع حیدر آباد رہے۔ انصار اللہ کے ضلع حیدر آباد کے ناظم رہے۔ قائد خدام الاحمدیہ حیدر آباد رہے۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان رہے۔ بچپن سے ہی باقاعدہ تہجد کے عادی تھے اور آخر دم تک اس کیلئے کوشش کرتے رہے۔ نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ موسم کی شدت سردی یا بارش میں آپ کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ مسجد پہنچیں اور نماز باجماعت پڑھیں۔ دعا پر آپ کو غیر معمولی یقین تھا۔ خلافت سے انتہائی عقیدت تھی۔ بڑے صابر اور شاکر تھے اور دوسروں کی تکلیف کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔

سوال حضور انور نے مکرم ظفر اللہ خان بٹر صاحب کرتو شیخوپورہ کے کیا اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم ظفر اللہ خان بٹّر صاحب کرتو، شیخوپورہ کی 9رجنوری کو وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد چوہدری اللہ دتّہ صاحب نے 1928ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ اپنے گاؤں کرتو ضلع شیخوپورہ میں ان کو بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ نماز تہجد بہت باقاعدگی سے ادا کرنے والے۔ پنجوقتہ نماز ادا کرنے والے۔ خطبات باقاعدگی سے سننے والے۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ طبیعت میں سادگی تھی لیکن اولاد کی تربیت کے معاملہ میں ہر باریک پہلو کو مدّنظر رکھتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

میرے پیارے ابا جان!

مکرم عبدالسلام ٹاک صاحب مرحوم آف سرینگر، کشمیر کی یاد میں

(عبدالمومن ٹاک، سلور سپرنگ، میری لینڈ، امریکہ)

ہمارے داداجان مکرم خواجہ غلام محی الدین ٹاک صاحب مرحوم 1907 میں اپنے چھوٹے بھائی مکرم محمد اکرم ٹاک صاحب مرحوم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے جس کا ذکر بدر قادیان 11راپریل 1907 میں ملتا ہے۔ ہمارے داداجان مرحوم کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے وقفے سے داعی اجل ہوئے۔ دو کمسِن بیٹوں کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے داداجان مرحوم کو صبر اور دعاؤں کا بہترین اجر ہمارے اباجان مرحوم کی پیدائش کی صورت میں دیا۔ اباجان مرحوم 17رجولائی 1920 کو بمقام یاری پورہ پیدا ہوئے۔ بیٹے کی پیدائش پر دادا جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نام رکھے جانے کیلئے عریضہ ارسال کیا تو حضورؓ نے عبد السلام نام تجویز فرمایا۔

دادجان مرحوم 1929 میں فوت ہوئے اور دادی جان کا وصال 1931 میں ہوا۔ اس طرح اباجان مرحوم صرف گیارہ سال کی عمر میں ماں باپ کے سائے سے محروم ہو گئے۔ والدہ کی وفات کے بعد اباجان مرحوم اپنی بڑی ہمشیرہ کے پاس اسلام آباد کشمیر میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد میں ادیب فاضل کا امتحان کشمیر یونیورسٹی سے پاس کیا۔

ابا جان مرحوم نے 1942 سے 1946 تک برٹش انڈین آرمی میں بحیثیت حوالدار سروس کی۔ بعد ازاں یو.این.او(UNO) سے 1952 سے 1980 تک منسلک رہے اور سرینگر کشمیر کے دفتر میں کام کرتے رہے اور سرینگر میں ہی مستقل رہائش اختیار کی۔ محترم اباجان مرحوم انتہائی نیک فطرت تھے۔ وہ خدا کے فضل اور والدین کی دعاؤں کے طفیل دینی و دنیوی نعمتوں سے وافر حصہ پاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتدا سے ہی جماعتی خدمات کی توفیق دی۔ 1979 سے 2009 تک بحیثیت صدر جماعت احمدیہ سرینگر اور بعد ازاں امارتِ مقامی کے ساتھ ساتھ زونل امیر سرینگر کی ذمہ داریاں بھی خوش اسلوبی سے نبھاتے رہے۔

1947 کے پُر آشوب حالات کے بعد جماعت احمدیہ کشمیر کا رابطہ قادیان سے کئی سال تک منقطع رہا۔ 1947 کے حالات کی وجہ سے بعض احباب، جماعت سے دور ہو گئے۔ اباجان مرحوم نے جماعتی صدارت سنبھالتے ہی مکرم غلام نبی نیاز صاحب مبلغ انچارج کشمیر کی معیت میں جماعت سے دور ہونے والے احباب سے رابطہ بحال کیا اور اُنہیں جماعت سے منسلک کیا۔ آپ نے بحیثیت سیکرٹری مال کافی عرصہ خدمت کی اور ہفتہ اتوار کو سائیکل پر سوار ہو کر احباب جماعت کے گھروں میں جا کر چندہ وصول کرتے۔ سردی ہو یا گرمی، بارش ہو یا برف باری آپ کے معمولات میں کوئی موسم حائل نہ ہوا۔

پیارے اباجان مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گونا گوں اوصافِ حمیدہ سے متصف کیا تھا جن کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا۔ آپ ایک دعا گو بزرگ تھے اور آپ کی دعائیں پایہ قبولیت تک پہنچتی تھیں۔ احباب نہ صرف کشمیر سے بلکہ دیگر علاقوں سے بھی بغرض دعا خطوط لکھا کرتے تھے۔ آپ حتی الامکان عزیز و اقارب کے علاوہ غیر از جماعت حاجت مندوں اور ہمسایوں کی حاجت روائی کی کوشش کرتے رہتے۔ ہر چھوٹے بڑے سے انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ آپ خدا کے فضل سے مہمان نوازی کی صفت سے بھی متصف تھے۔ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ آپ کے گھر مہمانوں کا سلسلہ جاری رہتا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کا اکثر قیام یاری پورہ اور سرینگر میں آپ کے گھر میں ہی ہوتا۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے احباب جماعت آپ کے مہمان ہوتے۔ آپ مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ اس سلسلہ میں گھر میں رکھی ہوئی مہمانوں کی کتاب(Guest Book) پر بیسیوں ایسے مہمان اپنے دلی تاثرات قلم بند کرتے اور اباجان مرحوم ان یادوں کو اپنے پاس محفوظ کر لیتے۔

محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم نے دورانِ تعلیم دو سال سرینگر میں آپ کے ہاں ہی قیام کیا اور دسویں جماعت کا امتحان امتیاز کے ساتھ وادی کشمیر کے مشہور ترین برن ہائی اسکول سے پاس کیا۔

اباجان نے دو شادیاں کیں۔ پہلی اہلیہ 1957 میں وفات پا گئیں۔ اباجان فرماتے تھے کہ مرحومہ نہایت نیک سیرت، فرمانبردار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھیں۔ پہلی شادی سے ہماری دو بڑی بہنیں ہیں۔ آپ کی دوسری شادی 1960 میں ہماری والدہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ سے ہوئی جو محترم حکیم میر غلام محمد صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر کشمیر اور صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ ہماری امی جان کی عمر صرف سترہ سال تھی جبکہ اباجان مرحوم چالیس برس کے تھے۔ ناناجی مرحوم نے آپ کے اعلیٰ اخلاق، تقویٰ شعاری اور نیک سیرت دیکھ کر یہ رشتہ طے کیا۔ دوسری شادی سے اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے، خاکسار عبدالمومن ٹاک سلور سپرنگ میری لینڈ، عزیزم عبدالشکور ٹاک سرینگر کشمیر اور عزیزم عبدالعلیم ٹاک پوٹامک میری لینڈ عطا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 2000ء میں مع اہلیہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی نوازا۔ الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے کشمیری ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کی بھی توفیق دی۔ یہ ترجمہ آپ کے چچازاد بھائی مکرم غلام نبی ناظر صاحب نے کیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے ایک جامع تاریخ ''تاریخ احمدیت۔ وادی کشمیر'' مرتب کرنے کی بھی توفیق پائی، جس سے آنے والے محققین یقیناً استفادہ کریں گے اور آئندہ نسلیں اپنے آبا و اجداد کے حالات و خدمات سے واقف ہوا کریں گی۔

پیارے اباجان مرحوم کو خلفائے احمدیت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار خلفاء کا مبارک دور دیکھنے اور ان سے تعلق قائم رکھنے کے مواقع فراہم کئے۔ آپ نے نہ صرف خود خلفا سے بذریعہ ملاقات اور خط و کتابت رابطہ قائم رکھا بلکہ اپنی اولاد اور احباب جماعت کو بھی اس کی تحریک و تلقین کرتے رہے۔ آپ نے 1970 میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحبت و ملاقات سے فیضیاب ہوئے۔ پھر خلافت رابعہ کے قیام پر ایک مہینہ ربوہ میں قیام کیا اور خلیفہ وقت کے پیچھے نمازیں ادا کرتے رہے۔ یہی سلسلہ خلافت خامسہ میں بھی جاری رہا۔ اپنے بچوں کے پاس انگلینڈ اور امریکہ تشریف لاتے تو ایک دو دن لندن میں رکتے اور خلیفہ وقت کی ملاقات سے فیضیاب ہوتے۔ خلیفہ وقت سے ملاقات کے بعد آپ کے چہرے پر منفرد بشاشت دیکھنے کو ملتی۔

آپ کو قادیان دارالامان سے بہت محبت وعقیدت تھی۔ اکثر جلسہ سالانہ کے بعد مع فیملی ایک ڈیڑھ ماہ وہیں قیام کرتے اور اس طرح اپنی اولاد کی تربیت بھی اس پاکیزہ ماحول میں کرنے کی کوشش کرتے۔ ہماری پیاری امی جان کی اچانک وفات پیارے اباجان مرحوم کی زندگی میں ہی ہوئی جو نہ صرف آپ کیلئے بلکہ ہم سب کیلئے بہت صبر آزما گھڑی تھی۔ پیارے اباجان مرحوم اپنی زندگی کے آخری تین سال بعض وجوہات کے باعث امریکہ تشریف نہ لا سکے لیکن خاکسار سال میں تین چار مرتبہ ملاقات کیلئے حاضر خدمت ہوتا رہا۔ آپ ہر بار پُرنم آنکھوں سے رخصت کرتے۔ اسی طرح میری اہلیہ اور بچے اور چھوٹے بھائی عزیزم عبدالعلیم مع فیملی گرمی کی چھٹیاں کشمیر میں ہی گزارتے۔ اس طرح انہیں بھی اباجان کی خدمت کا موقع ملتا رہا۔

اباجان مرحوم کی وفات سے ایک ماہ قبل مَیں اور میری اہلیہ آپ سے ملنے کشمیر گئے۔ اس وقت اباجان اگرچہ کافی ضعیف تھے اور سخت سردی کا موسم بھی تھا لیکن نماز تہجد کیلئے باقاعدہ اٹھتے تھے جو ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔ وفات سے چند دن قبل ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات کی اطلاع دے دی تھی اور اسی کے مطابق آپ نے سفرِ آخرت کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ میری بہن امۃ المتین اور چھوٹے بھائی عزیزم عبدالشکور سے اس بات کا اکثر ذکر کرتے رہے۔ آخری دن گھر کے سب افراد کو بروقت کھانا کھانے کی تلقین کی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جنازہ کی تیاری میں مصروفیت کے سبب کوئی بھوکا رہ جائے۔ نیز آپ نے جنازہ بروقت قادیان لے جانے کی تلقین بھی کی۔

آپ ایک مخلص، متوکل اور تقویٰ شعار خادمِ سلسلہ تھے۔ آپ نے مورخہ 27ردسمبر 2016 بعمر 96 سال وفات پا کر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور 29ردسمبر کو بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین درجات سے نوازے۔ آمین۔

اے خدا! بر تُربتِ اُو، بارشِ رحمت ببار
داخِلش کُن، از کمالِ فضل، در بیتُ النعیم

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4رمارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25رمارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

نماز جنازہ

محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب (آف سٹن، یُو.کے) کی وفات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10رمئی 2018 بروز جمعرات 10 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب (سٹن۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆**محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب (سٹن،یو.کے)** 6رمئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل الفاظ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا:

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اُمّ ناصر صاحبہؓ کی پوتی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ اسی طرح آپ حضرت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیٹی اور ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) کی بہن تھیں۔ آپ ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب یُوکے کی اہلیہ تھیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک، خوش اخلاق، دعاگو، تہجد گزار، نہایت مہمان نواز، ہر دل عزیز، رشتہ داروں کی محبوب، اور غرباء کی ہمدرد وجود تھیں۔ کئی غریبوں کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ مجھے بے شمار لوگوں کے خطوط ان کے خوبصورت کردار کے بارے میں آرہے ہیں۔ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی لندن ہجرت پر اُن کی خدمت کی انہیں بڑی توفیق ملی۔ اُس وقت یُوکے میں یہ اکیلی خاندان کی فرد تھیں اور ایسے وقت میں ان کے پاس آکر خاندان سے دوری کی کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ خصوصاً حضور رحمہ اللہ کی بیگم صاحبہ کی وطن سے دوری کی اس کمی کو اپنی بے تکلفانہ طبیعت کی وجہ سے دور کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ متعدد بار اپنا زیور مختلف مدّات میں پیش کیا۔ آپ 30 سال تک ریجنل صدر لجنہ رہیں اور دس سال سے زیادہ عرصہ جلسہ سالانہ کے مواقع پر مہمان نوازی کی ڈیوٹی دینے کی سعادت پائی۔ آپ گزشتہ چار پانچ سال سے جلسہ سالانہ میں نظم و ضبط کے شعبہ میں نگران تھیں۔ ہر ڈیوٹی کو ایک فرض سمجھ کر پوری محنت اور لگن سے بجالاتی رہیں۔ خلافت سے گہرا عشق اور اس کا بے حد احترام تھا۔ بیماری کے آخری دنوں میں بھی بڑی ہمت کر کے مجھے ملنے آتی رہیں۔ آخری مرتبہ وفات سے چند ہفتے قبل آئیں تو چلا بھی مشکل سے جارہا تھا۔ میرے پوچھنے پر کہ اتنی تکلیف کر کے آئی ہیں، مسکراتے ہوئے ہنس کر کہا کہ نہیں الحمدللہ ٹھیک ہوں بلکہ بیماری کے آخری دنوں میں ان کی بیٹی مجھے ملنے آرہی تھیں تو اسے کہنے لگیں میں نے بھی جانا ہے مجھے بھی ملاقات کے لئے لے کر جاؤ۔ لیکن اس وقت ایسی حالت نہیں تھی۔ لیکن ملاقات کی شدید خواہش تھی۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی تھیں۔ دعا اور صدقات پر ہمیشہ زور دیتی رہیں۔ نماز کے قیام کا یہ عالم تھا کہ ان کے خاوند نے بتایا کہ بیماری میں بھی بار بار یہی پوچھتی رہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا؟ میرے سر پر دوپٹہ ڈال دیں۔ آخری بیماری میں جو تقریباً ایک ڈیڑھ سال کے عرصہ میں پھیلی ہوئی تھی بعض اوقات شدید تکلیف کے باوجود خدا کی رضا پر ہمیشہ راضی رہنے کا اظہار کرتی رہیں۔ بیماری میں بھی اپنے آپ کو گھر میں مصروف رکھنے کی کوشش کرتی تھیں تاکہ بیماری کا زیادہ احساس نہ ہو۔ موصیہ تھیں۔ 1/9 کی وصیت تھی اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد کی ادائیگی مکمل کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا تھا۔

پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے اور گیارہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں کی بھی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ تمام بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ دونوں بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی ہیں۔ بیٹیوں کو نصیحت کی کہ سسرال کی عزت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بچے اچھے خاوند اور داماد اور اچھی بیویاں اور بہوئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ انکے درجات بلند فرمائے۔ انکے خاوند اور بچوں کو صبر و سکون عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی بیگم صاحبہ کے جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ منظور بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد شفیع باجوہ صاحب (لاہور)

27راکتوبر 2017ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ساری زندگی خلافت احمدیہ سے دلی طور پر وابستہ رہیں اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ متعدد خاندانوں اور طلباء کی کفیل تھیں۔

(2) مکرم فضل احمد افضل صاحب
ابن چوہدری علی احمد صاحب (طاہر آباد شرقی ربوہ)

5رجنوری 2018ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت شفیق، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد، جماعت سے والہانہ محبت رکھنے والے باوفا انسان تھے۔ آپ کو چک 61 بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد میں بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔

(3) مکرم محمد سلیم جگر قریشی صاحب
(حال فیکٹری ایریا حلقہ احمد، ربوہ)

7ردسمبر 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق کشمیر سے تھا۔ 2003ء میں ربوہ شفٹ ہوگئے تھے۔ پاک فوج میں ملازم رہے۔ نہایت دلیر داعی الیٰ اللہ تھے۔ گھر میں بھی اپنے بچوں کے ساتھ باجماعت نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت و پیار کا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(4) مکرمہ صاحبزادی یسریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ عبدالرب صاحب (دارالعلوم غربی حلقہ لطیف، ربوہ)

17رجنوری 2018ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے خاندان سے تھا۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت دعاگو، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ 2012ء میں سرائے نورنگ سے ہجرت کر کے ربوہ شفٹ ہوگئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم طاہر احمد صاحب (بھوئیوال ضلع شیخوپورہ)

8رفروری 2018ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے مقامی طور پر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ صدر جماعت اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نرم دل، شریف النفس، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت کا تعلق تھا۔ نڈر داعی الی اللہ تھے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرمہ شازیہ ناصر صاحبہ
بنت مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب (عزیز آباد کراچی)

2رجنوری 2018ء کو 43 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کراچی میں اپنے حلقہ میں لجنہ کی آفس سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ملنسار، خوش اخلاق، ہنس مکھ، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔

(7) مکرمہ امۃ المجیب کوثر صاحبہ
بنت مکرم میاں عبدالسلام صاحب (مردان)

آپ جلنے کی وجہ سے 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں محمد یوسف صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خدمت کا جذبہ رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔

(8) مکرم ملک عبدالمومن صاحب (راولپنڈی)

17رمارچ 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد اور دادا کے ذریعہ سے ہوا۔ مرحوم بڑے مہمان نواز، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ والدین سے بڑی محبت رکھتے تھے اور انکا بہت خیال رکھتے تھے۔ حدیث اور سیرت کی کتابوں سے بڑا شغف تھا اور ہمہ وقت درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم محمد محسن اعوان صاحب (کارکن حفاظت خاص یُو.کے) کے ماموں تھے۔

(9) مکرم راؤ زاہد افضال صاحب
(کارکن حفاظت خاص ربوہ)

21رمارچ 2018ء کو 42 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مرحوم نہایت ملنسار، خدمت کا جذبہ رکھنے والے، خوش اخلاق اور ہمدرد انسان تھے۔ آپ کو ڈیڑھ ماہ قبل بلڈ کینسر کی تشخیص ہوئی، بڑی ہمت سے بیماری کا مقابلہ کیا اور دوسروں کو بھی حوصلہ دلاتے رہے۔ سب کا خیال رکھنے والے، بہت اچھے باپ اور خاوند تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(10) مکرم منور احمد صاحب (اوکاڑہ)

حدیث نبوی ﷺ

”جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔“

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

”جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔“

(سنن ابن ماجہ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

”ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔“

(ملفوظات، جلد8، صفحہ188)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

”میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو۔“

(ملفوظات، جلد9، صفحہ74)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

یکم اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بڑے اچھے اخلاق کے مالک، غریب پرور، خدمت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ جب تک چلنے پھرنے کی طاقت تھی باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ بڑی باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والے تھے۔ آپ نے مقامی طور پر صدر جماعت کے علاوہ زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری وصیت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب
(حیدرآباد سندھ۔ حال کینیڈا)

4؍اپریل 2018ء کو لمبی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، بے حد مہمان نواز، ملنسار، مخلص، ہمدرد اور شفیق انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ حیدرآباد کی جماعت میں 35 سال تک مختلف شعبوں میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب لندن ہجرت فرمائی تو آپ کو کچھ عرصہ عملہ حفاظت میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ اپنی آخری بیماری سے پہلے تک وقتاً فوقتاً لندن آکر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم عثمان غنی صاحب
(چندر کے منگولے، ضلع سیالکوٹ، حال امریکہ)

15؍مارچ 2018ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خاموش طبع، مہمان نواز، بڑے مخلص اور خدمت گزار انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فراست عمر احمد صاحب کینیڈا جامعہ میں درجہ سادسہ کے طالب علم ہیں۔ اسی طرح آپ کے داماد مکرم مصور احمد صاحب واقف زندگی مربی ہیں جنہوں نے حال ہی میں جامعہ کینیڈا سے شاہد کی ڈگری حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

(سورۃ البقرۃ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے
اصل پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

”اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔“

(ملفوظات، جلد1، صفحہ 140)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24؍جولائی 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں کچھ نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ نائمہ عارف بنت مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کا ہے جو عزیزم عتیق احمد ابن مکرم رفیق احمد طاہر صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ خالد واقفۂ نو کا ہے یہ تصور احمد خالد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سلمان احمد قمر متعلم جامعہ احمدیہ یُو۔کے کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نعمانہ قمر واقفۂ نو کا ہے جو داؤد احمد قمر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم فخر احمد آفتاب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عروسہ شازیہ امجد کا ہے جو ڈاکٹر محمد امجد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم طلحہ بشیر ابن مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب، واقف زندگی ڈاکٹر ہیں غانا میں، ان کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ماہا زارا احمد بنت مکرم سید امتیاز احمد صاحب کا ہے جو عزیزم عارف احمد طیب کے ساتھ، جو ڈاکٹر زاہد خانصاحب کے بیٹے ہیں۔ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح رابعہ الیاس کا ہے جو محمد الیاس صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم رضا شریف الرحمٰن واقف نو ابن مکرم شریف الرحمٰن صاحب مرحوم جرمنی کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فائزہ قمر واقفۂ نو کا ہے جو مقصود احمد قمر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم انیس احمد ندیم ابن مکرم حنیف احمد صاحب جرمنی کے ساتھ پانچ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین صابر واقفۂ نو کا ہے جو سلیم احمد صابر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم عبد الوکیل ابن مکرم عبد الصمد رفیق صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور دریافت فرمایا: ایک رہ گیا ہے اور؟ ہو گئے ہیں سارے؟ کس کا رہ گیا ہے؟

جن کا نکاح رہ گیا تھا، ان کے عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: اچھا اور پھر نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: عزیزہ انا بشیر بنت مکرم خلیل احمد بشیر صاحب جرمنی کا نکاح عزیزم وجاہت احمد ابن مکرم سعادت احمد لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: یہ جتنے نکاح طے ہوئے ہیں ان میں سے بعض واقفات نَو کے ہیں، واقفین نَو کے ہیں، مربیان کے ہیں جو انشاء اللہ جلدی فارغ ہو کر میدان عمل میں آنے والے ہیں۔ پرانے احمدی خاندانوں کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے مبارک ہوں۔ اور یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں۔ ان کی آئندہ نسلیں بھی اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ہوں۔ خلافت اور جماعت سے وفادار ہوں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ جوں جوں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دُور جا رہے ہیں اتنی زیادہ نئے قائم ہونے والے جوڑوں پر بھی اور آئندہ نسلوں پر بھی ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنے نمونے قائم رکھیں تا کہ آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں اور یہی ان آیات میں جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں سبق دیا گیا ہے، نصیحت کی گئی ہے، تلقین کی گئی ہے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنے رشتے قائم کرو اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کرو جو تمہارے لئے، تمہاری نسلوں کے لئے بہتر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام رشتے ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔☆......☆

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11؍مئی 2018)

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

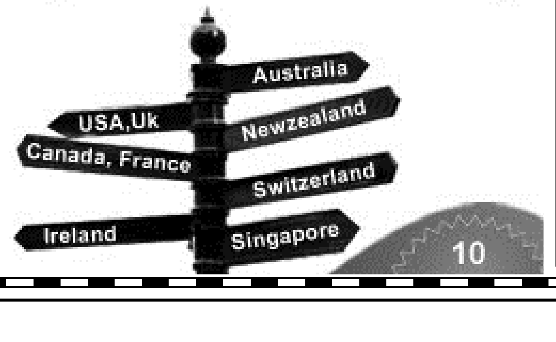

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8735: میں حنیف. پی ولد مکرم بیرن بائی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن Thalakkalakamparamb (Konad) ڈاکخانہ ویسٹ ہل ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان رقبہ 6 سینٹ (نصف حصہ) سروے نمبر 140/40 بمقام Puthiyagadi کالیکٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ہارون. پی العبد: حنیف. پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8736: میں دلشا بی. پی زوجہ مکرم حنیف. پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن Thalakkalakamparamb (Konad) ڈاکخانہ ویسٹ ہل ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان رقبہ 6 سینٹ (نصف حصہ) سروے نمبر 140/4A، حق مہر 3 پیرسون 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: دلشا بی. پی گواہ: حنیف. پی

مسل نمبر 8737: میں عبد المجید این. پی ولد مکرم مامو صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 40 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن Mundaka Valappil (Vengali) ڈاکخانہ Eranghikkal ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 17 سینٹ زمین اور مکان بمقام Vengali کالیکٹ۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی العبد: عبدالمجید. این. پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8738: میں رحمت. ٹی زوجہ مکرم عبد المجید. این. پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن Mundaka-Valappil (Vengali) ڈاکخانہ Eranghikkal ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 24 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر 16 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ہارون. پی الامۃ: رحمت. ٹی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8739: میں احمد کبیر. پی. ایم ولد مکرم محمد کونچ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام ڈاکخانہ Chevayoor ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 سینٹ زمین اور مکان (نصف حصہ) بمقام Kovoor کالیکٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے اور آمد از جائیداد 4 ہزار روپئے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی العبد: احمد کبیر. پی. ایم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8740: میں ابوبکر. پی ولد مکرم امید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن Kallidukkil ڈاکخانہ Kinnaloor ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5 سینٹ اور 1.75 سینٹ بمقام کوزیکوڈ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/13,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی العبد: ابوبکر. پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8741: میں الطاف احمد ولد مکرم سلیمان. جی. ایس صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: نادا پالم ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، مستقل پتا: سلطان کوٹیج (باجپے) ضلع منگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون. پی العبد: الطاف احمد گواہ: صادق احمد. سی. جی

مسل نمبر 8742: میں دلکش. ایم. سی ولد مکرم محمد شریف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن Edakkad ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: دلکش. ایم. سی گواہ: حنیف. پی

مسل نمبر 8743: میں نازمی جازم مارجن ولد مکرم ایم. عبد الصمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن Karuvissery ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم. عبد الصمد العبد: نازمی جازم مارجن گواہ: روشن احمد

مسل نمبر 8744: میں سُنینہ غفور زوجہ مکرم روشن احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2015، ساکن Karaparamba ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 360 گرام 22 کیریٹ بشمول 56 گرام بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالستار الامۃ: سُنینہ غفور گواہ: روشن احمد

مسل نمبر 8745: میں الطاف احمد. پی. پی ولد مکرم کونچ عبد اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالحیات Cherussery Road ڈاکخانہ Vatakara صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 11.043 سینٹ زمین۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. ہمزہ ریشل العبد: الطاف احمد. پی. پی گواہ: سید محمد جعفر

مسل نمبر 8746: میں سید محمد جعفر کویا تھنگل ولد مکرم سید علوی کویا تھنگل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن Kunnummal House (کسٹم روڈ) ڈاکخانہ Vatakara صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 20 سینٹ زمین بمقام منجیری۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. حمزہ ریشل العبد: سید محمد جعفر کویا تھنگل گواہ: انور ابوبکر

مسل نمبر 8747: میں عبد اللطیف ولد مکرم ابوبکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 43 سال تاریخ بیعت 2007، موجودہ پتا: Tazhathuveedan (کاوانور) صوبہ کیرالہ، مستقل پتا: پتھا پریم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21رجولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4 سینٹ زمین۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ

آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　العبد: عبداللطیف　　گواہ: محمد علی

مسل نمبر 8748: میں سلیمان .ایم.سی ولد مکرم محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن پتھاپریم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24/فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد سی.کے　　العبد: سلیمان.ایم.سی　　گواہ: مصدق.پی.پی

مسل نمبر 8749: میں محمود ولد مکرم کویاکٹّی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن Chembakkuth ڈاکخانہ Edavanna صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15/جنوری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　العبد: محمود　　گواہ: محمد علی

مسل نمبر 8750: میں شبنم .اے.پی زوجہ مکرم مزمل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن Mannarkkad ضلع پالاکڈ صوبہ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20/ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی بصورت حق مہر 101 گرام 22 کیریٹ، مزید زیور طلائی 219 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　الامۃ: شبنم اے.پی　　گواہ: مزمل احمد

مسل نمبر 8752: میں جمیلہ خالد زوجہ مکرم خالد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thiruvazamkunny (مُریاکنی) ضلع پالکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 19 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر　　الامۃ: جمیلہ　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8753: میں مظفر احمد ولد مکرم ٹی.کے خالد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ساکن Thiruvazamkunny (مُریاکنی) صوبہ کیرالہ، مستقل پتا: الانلور ضلع پالکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 6.5 سینٹ زمین مع مکان (ابھی جائداد تقسیم نہیں ہوئی)۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر　　العبد: مظفر احمد　　گواہ: رضاء الحمید

مسل نمبر 8754: میں نمل طلحہ شوکت ولد مکرم شوکت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت الحمد ہاؤس (کالج روڈ) ڈاکخانہ پنگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی　　العبد: نملہ طلحہ شوکت　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8755: میں نادل.کے.ایم ولد مکرم محمد اشرف .کے.ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن کلکولم ڈاکخانہ کاراپّورم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.پی.نجیب　　العبد: نادل.کے.ایم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8756: میں سی یوسف حاجی ولد مکرم حسین حاجی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 71 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن فوزیہ منزل ڈاکخانہ Ezhomi ضلع کنّور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 6ا یکڑ زمین بمقام مڈکیری صوبہ کرناٹک (اس زمین میں 4 حصّے ہیں)، 2 کمروں پر مشتمل ایک پلاٹ بمقام قادیان، بینک بیلنس ایکس بینک -/6,70,000 روپئے، ڈی سی بی بینک -/2,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی مبشر احمد　　العبد: سی یوسف حاجی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8757: میں ثمینہ ٹی ایم زوجہ مکرم یوسف حاجی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 2017، ساکن فوزیہ منزل ڈاکخانہ Ezhomi ضلع کنّور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 27 گرام 22 کیریٹ بصورت حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یوسف حاجی　　الامۃ: ثمینہ ٹی ایم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8758: میں سمیّہ کے.ایم زوجہ مکرم شاکر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن تنگل ہاؤس ایس.وی.آر.مِل روڈ (Palli Mokku) تھاٹا منگلم ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 20 گرام 22 کیریٹ بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار احمد　　الامۃ: سمیہ کے ایم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8759: میں شفانت ایس اے زوجہ مکرم نثار احمد سی ایچ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن Koduvayoor ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 16 گرام 22 کیریٹ، 8 گرام 22 کیریٹ (بصورت حق مہر وصول شد) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار احمد　　الامۃ: ایس.اے.شفانت　　گواہ: ناصر احمد زاہد

Prop. Tanveer Akhtar　8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS　QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER　Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زیدآٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سھاراآٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
فواز
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ۝لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ۝ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

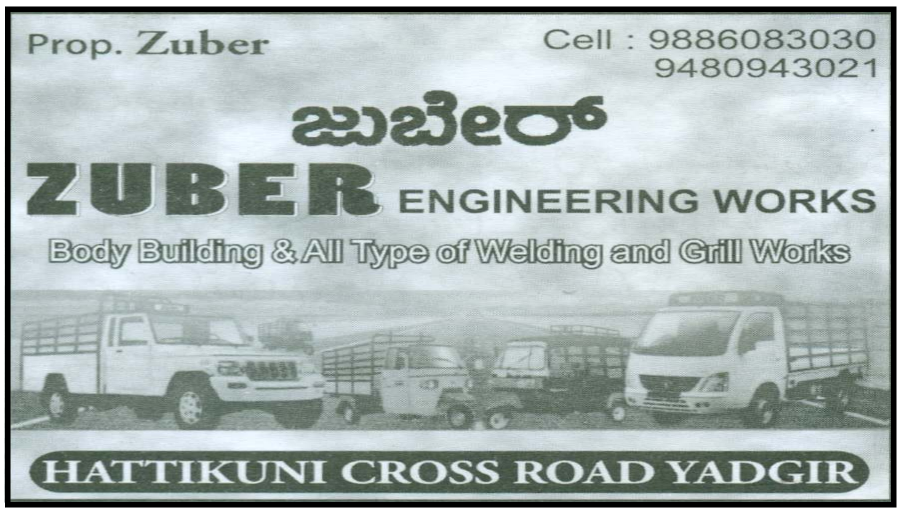

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619   Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed   +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ علی گڑھ میں مورخہ 8رجون 2018 کو بعد نماز مغرب مکرم اصلاح الدین صاحب صدر جماعت علی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سراج احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ نے کی۔ نظم مکرم کامران احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم بشارت احمد صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رشید احمد، مبلغ انچارج علی گڑھ)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں پندرہ روزہ تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں 15 روزہ تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام کیا گیا جس میں خدام اطفال اور انصار نے شرکت کی۔ مورخہ 15راپریل کو افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں تعلیم القرآن کلاسز کا مقصد بتایا گیا۔ مورخہ 16راپریل سے حلقہ سعید آباد، فلک نما، افضل گنج، بی بی بازار، کاچی گوڑہ، اور بشارت نگر میں پندرہ روزہ تعلیم القرآن کلاس کا آغاز کیا گیا، جن میں صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم ناظرہ کے علاوہ قرآن کریم کی ابتدائی سترہ آیات، آخری پارہ کی پندرہ سورتیں، سورۃ البقرہ کا آخری رکوع اور سورۃ الجمعہ زبانی یاد کرائی گئی۔ علاوہ ازیں نماز سادہ و باترجمہ، دعائے قنوت، دعائے جنازہ، خطبہ ثانیہ اور خطبہ نکاح یاد کرایا گیا۔ نیز 35 اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن سکھایا گیا۔ شاملین کے لیے کھانے اور آمد و رفت کے لیے آٹو کا انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم حمید احمد غوری صاحب، سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی حیدرآباد، مکرم شیخ نور احمد میاں صاحب معلم فلک نما، مکرم محمد اکبر صاحب معلم سعید آباد، مکرم سہیل عامر صاحب اور خاکسار نے کلاسز لیں۔ ناصرات کی کلاسز ہر حلقہ میں علیحدہ لگائی گئیں۔ مورخہ 29راپریل کو اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں ان بچوں کو قرآن کریم تحفہ میں دیا گیا جنہوں نے 2018 میں قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کیا یا مکمل کیا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

جماعت احمدیہ لوہاخان اجمیر میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 13رمئی 2018 کو جماعت احمدیہ لوہاخان اجمیر صوبہ راجستھان میں مکرم سریش کاٹھات صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم شکیل احمد نے کی۔ نظم عزیزم مصدق احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے رمضان المبارک اور روزہ کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ، لوہاخان اجمیر)

جماعت احمدیہ بڑیشہ بنگال میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

مورخہ 3 تا 10رجون 2018 جماعت احمدیہ بڑیشہ بنگال میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب مکرم شجاع الدین احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کرنل محمد امان اللہ صاحب نے کی۔ مکرم عطاء النعیم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم مرتضیٰ علی صاحب، مکرم بشیر خان صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح باقی دنوں میں بھی قرآن مجید کے محاسن اور اس کی خوبیوں کے متعلق جلسہ ہوا۔ (مرزا انعام الکبیر، معلم سلسلہ بڑیشہ)

جماعت احمدیہ ممبئی میں عقائد احمدیت کے موضوع پر تربیتی جلسہ

مورخہ 24رجون 2018 کو الحق بلڈنگ ممبئی میں مکرم مسرت احمد منڈا سگر صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی کی زیر صدارت عقائد احمدیت کے عنوان پر ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عطاء الکریم نے کی۔ نظم عزیزم سرمد احمد رائچوری نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عارف احمد خان صاحب نائب مبلغ انچارج ممبئی، مکرم اسماعیل مبارک شیخ صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں بعض زیر تبلیغ دوستوں نے بھی شرکت کی جن پر اس جلسہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔
(حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

لجنہ اماء اللہ گولگیرہ کا پہلا سالانہ اجتماع

مورخہ 19رجون 2018 کو لجنہ اماء اللہ گولگیرہ ضلع بیجاپور نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر و درس القرآن کے بعد لجنہ و ناصرات نے تلاوت قرآن کریم کی۔ افتتاحی اجلاس صبح ساڑھے دس بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد لجنہ و ناصرات اور نظم کے بعد خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ ایک تربیتی تقریر اور ترانہ ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ شام چار بجے خاکسار کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں کا اختتام ہوا۔
(فہیم النسا کرنولی، صدر لجنہ ضلع بیجاپور)

سرکل پٹنہ وگیا کی سات جماعتوں کا مشترکہ تربیتی کیمپ

مورخہ 23 اور 24رجون 2018 کو احمدیہ مسلم مشن گیا میں ضلع پٹنہ وگیا کی سات جماعتوں، پٹنہ، گیا، گنگاہارہ، پتلہ پور، بڑی تکیہ، جہاں آباد اور حاجی پور کا مشترکہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ اس تربیتی کیمپ میں احباب و مستورات کو اسلام واحمدیت کی بنیادی تعلیمات اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مورخہ 24رجون کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع پٹنہ وگیا نے خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ (سید وحید الدین احمد، مبلغ انچارج ضلع پٹنہ وگیا)

جماعت احمدیہ بھونیشور کی جانب سے عید ملن تقریب کا انعقاد

مورخہ 24رجون 2018 کو بھونیشور کے ہوٹل ایکسی لینسی میں مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور کی زیر صدارت عید ملن کی تقریب منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جاوید احمد نجار صاحب مربی سلسلہ نے کی اور اس کا اُڑیہ ترجمہ مکرم مظہر الحق خان صاحب معلم سلسلہ نے پیش کیا۔ صدر جلسہ کے تعارفی خطاب کے بعد خاکسار نے بعنوان ”تیسری عالمی جنگ اور مسلم جماعت احمدیہ کی قیام امن کی کوششیں“ تقریر کی۔ بعدہ مہمان خصوصی جناب Panchanan Kanungo صاحب سابق وزیر مال اُڑیشہ نے تقریر کی جس میں آپ نے جماعت کے کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کی قیام امن کی مساعی کی تعریف کی۔ بعد ازاں جناب Ranendra Pratap Swain صاحب ایم ایل اے آٹھ گڑھ و سابق وزیر اُڑیشہ، جناب درگا پرساد مشرا صاحب صدر بار ایسوسی ایشن بھونیشور، بھونیشور راما مندر کے چیف جناب مہاویر پرساد شرما، جناب ایس این ساہو صاحب SBI بھونیشور کے چیف مینیجر اور روزنامہ اُڑیہ سماج کے کالم نگار جناب سُدرشن ساہو صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم عاصف علی خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اس پروگرام کی خبریں 6 مقامی اخبارات میں شائع ہوئیں اور ایک نیوز چینل نے اس پروگرام کی کوریج کی جس کے ذریعہ تقریباً دو لاکھ سے زائد لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔
(فضل حق خان، مبلغ انچارج خوردہ و نیا گڑھ، اُڑیشہ)

سالانہ ضلعی اجتماع مجلس انصار اللہ مرشد آباد بنگال

مورخہ 6رجولائی 2018 کو مجلس انصار اللہ مرشد آباد بنگال کا 12واں سالانہ اجتماع برہمپور مشن ہاؤس کے قریب ایک ہال میں منعقد ہوا۔ تمام شاملین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لائیو سنایا گیا۔ بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ابوالکلام صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ عہد مجلس انصار اللہ خاکسار نے پڑھا۔ بعدہ مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشد آباد نے خطاب کیا۔ بعدہ علمی مقابلہ جات ہوئے۔ 7رجولائی 2018 کو نماز فجر کے بعد ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوپہر پونے ایک بجے اختتامی تقریب مکرم غلام مصطفی صاحب امیر ضلع مرشد آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد انصار کے بعد مکرم ابوطاہر منڈل صاحب نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (انور حسین، ناظم انصار اللہ ضلع مرشد آباد و ندیا)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 19-July-2018 Issue. 29

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی اور عبداللہ بن عبدالاسد ابوسلمہ کے حالات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13؍جولائی 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں دو صحابہ کا ذکر کروں گا۔ ایک ہیں حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی۔ حضرت مالک بن ربیعہ اپنی کنیت ابواُسید سے مشہور ہیں۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تھا۔ حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ چھوٹے قد کے تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے۔ بڑھاپے میں آپ بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔ 60 ہجری میں حضرت معاویہ کے دور میں 75 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ غزوہ بدر میں شامل ہونے والے انصار صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ حضرت ابواُسید غزوہ بدر، احد خندق اور اس کے بعد کی جنگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر ان کے پاس قبیلہ بنو سعدہ کا جھنڈا تھا۔ حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابواُسید ساعدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی۔ اُس دن اُن کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی اور وہی دلہن بھی تھی۔ بڑی سادگی سے شادی ہو رہی تھی۔ شادی کی دعوت میں دلہن کھانا بھی پکا رہی تھی اور سرو بھی کر رہی تھی۔

حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ان کے بیٹے منذر بن ابی اُسید پیدا ہوئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اس بچے کو اپنی ران پر بٹھا لیا اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھا کر لے گئے جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا کہ بچہ کہاں گیا حضرت ابواُسید نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو گھر بھیج دیا ہے۔ آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ہے۔ ابواُسید نے کوئی نام بتایا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔ آپ نے اس کا نام منذر رکھا۔

حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت سے پہلے حضرت ابواُسید ساعدی کی بینائی زائل ہو گئی آپ کہا کرتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بینائی سے نوازا اور وہ ساری برکات میں نے دیکھیں اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہا تو میری بینائی ختم کر دی تا کہ میں ان بری حالتوں کو نہ دیکھ سکوں۔

مروان بن الحکم حضرت ابواُسید ساعدی کو صدقے پر عامل بنایا کرتے تھے یعنی مال اکٹھا کرنے کے لئے اور اس کی تقسیم کیلئے۔ حضرت ابواُسید ایک مرتبہ زکوۃ کا مال تقسیم کرنے آئے۔ جو سامان تھا وہ پورا تقسیم کر کے چلے گئے۔ گھر میں جا کر جو سوئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ ان کی گردن سے لپٹ گیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھے اور پوچھا کہ کیا مال میں سے کوئی چیز رہ گئی ہے جو تقسیم کرنے کیلئے مجھے دی گئی تھی بیوی نے کہا نہیں۔ حضرت ابواُسید نے فرمایا کہ پھر کیا بات ہے کہ سانپ میری گردن میں لپٹ گیا تھا دیکھو شاید کچھ رہ گیا ہو۔ جب انہوں نے دیکھا تو وہ بولی کہ ہاں اونٹ کو باندھنے والی ایک رسی ہے چنانچہ حضرت ابواُسید نے وہ رسی بھی جا کر ان کو واپس کر دی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو تقویٰ کے باریک ترین معیاروں پر رکھ کر امانت کے اعلیٰ ترین معیار قائم کروانا چاہتا تھا اور اسی لئے پھر خوابوں میں بھی رہنمائی ان کی ہو جاتی تھی۔

دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن عبدالاسد ہیں۔ ان کا نام عبداللہ تھا کنیت ابوسلمہ۔ آپ کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب تھیں اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت حمزہ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابولہب کی لونڈی ثویبہ کا دودھ پیا تھا۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ پہلے آپ کے نکاح میں تھیں۔ ان کی وفات پر ان کی بیوہ ام سلمہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی۔ ابن اسحاق کے مطابق ابوسلمہ دس آدمیوں کے بعد اسلام لائے یعنی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالاسد اپنی بیوی حضرت ام سلمہ کے ہمراہ پہلی ہجرت حبشہ میں شامل ہوئے۔ حبشہ سے واپس مکہ آنے کے بعد مدینہ ہجرت کی۔ جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جن جن سے ممکن ہو حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ماہ رجب 5 نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں سے معروف نام یہ ہیں۔ عثمان بن عفان اور ان کی زوجہ رقیہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام، ابو حذیفہ بن عتبہ، عثمان بن مظعون، مصعب بن عمیر، ابوسلمہ بن عبدالاسد اور ان کی زوجہ حضرت ام سلمہ۔

حضور انور نے فرمایا: یہ عجیب بات ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو قریش کے طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور کمزور لوگ کم نظر آتے ہیں جن سے دو باتوں کا پتا چلتا ہے اوّل یہ کہ طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی قریش کے مظالم سے محفوظ نہ تھے دوسرے یہ کہ کمزور لوگ مثلاً غلام وغیرہ اس وقت ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔ قریش مکہ کو ان کی ہجرت کا علم ہوا تو سخت برہم ہوئے کہ یہ شکار مفت میں ہاتھ سے نکل گیا۔ حبشہ میں پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔

جب حضرت ابوسلمہ نے حبشہ سے واپس آنے کے بعد حضرت ابوطالب سے پناہ طلب کی تو بنو مخزوم میں سے چند اشخاص ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ تم نے اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنی پناہ میں رکھا ہی ہوا ہے مگر ہمارے بھائی ابوسلمہ کو تم نے کیوں پناہ دی ہے؟ ابوطالب نے کہا اس نے مجھ سے پناہ طلب کی اور وہ میرا بھانجا بھی ہے اور اگر اپنے بھتیجے کو پناہ نہ دیتا تو بھانجے کو بھی پناہ نہ دیتا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب میرے خاوند حضرت ابوسلمہ نے مدینہ جانے کا قصد کیا تو اپنے اونٹ کو تیار کیا اور مجھے اور بیٹے سلمہ کو جو میری گود میں تھا اس پر سوار کروایا اور پھر چل پڑے آگے جا کر بنو مخزوم کے چند لوگوں نے گھیر لیا اور کہا کہ ام سلمہ ہماری لڑکی ہے ہم اس کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ ان لوگوں نے میرے خاوند کو مجھ سے چھین لیا۔ حضرت ابوسلمہ کا قبیلہ بنو عبدالاسد کے لوگ اس بات پر بہت خفا ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ لڑکا ابوسلمہ کا ہے اس کو ہم تمہارے پاس نہیں چھوڑیں گے چنانچہ وہ میرے بچے کو لے گئے۔ ام سلمہ کو اُن کے قبیلے نے رکھ لیا اور جو بچہ تھا وہ مرد کے قبیلے والے نے لے لیا۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں بالکل تنہا رہ گئی۔ میں ایک سال تک اسی مصیبت میں گرفتار رہی اور ہر روز ابتہ مقام پر جا کر روتی۔ ایک روز میرے چچا کے بیٹوں میں سے ایک نے مجھے وہاں روتے دیکھا تو اس کو مجھ پر رحم آیا اور اس نے میری قوم بنو مغیرہ سے جا کر کہا کہ تم اس مسکین عورت کو کیوں ستاتے ہو۔ تم نے اس کو اس کے خاوند اور بچے سے جدا کر دیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ اس پر انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ اپنے خاوند کے پاس چلی جاؤ۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میرے بیٹے کو بنی عبدالاسد نے واپس کر دیا۔ پھر میں نے اپنے اونٹ کو تیار کیا اور اپنے بچے کو ساتھ لے کر اس پر سوار ہوئی۔ جب میں مدینہ کو روانہ ہوئی تو کوئی بھی مددگار میرے ساتھ نہ تھا۔ جب مقام تنعیم میں پہنچی تو وہاں پر مجھے حضرت عثمان بن ابوطلحہ ملے یہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے سن 6 ہجری میں اسلام قبول کیا تھا۔ مجھے کہنے لگے کہ اے ام سلمہ کدھر جا رہی ہو؟ میں نے کہا کہ میں اپنے خاوند کے پاس مدینہ جا رہی ہوں۔ حضرت عثمان نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ہے؟ میں نے کہا کہ خدا کی قسم کوئی بھی نہیں صرف میرا یہ بیٹا اور خدا میرے ساتھ ہے عثمان نے کہا کہ اللہ کی قسم اس طرح تن تنہا میں تمہیں ہرگز نہیں جانے دوں گا میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں پھر انہوں نے میرے اونٹ کی مہار پکڑ لی۔ حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے عرب کے آدمیوں میں سے اتنا معزز شخص کوئی نہیں دیکھا۔ جب چلنے کا وقت ہوتا تو وہ اونٹ کو تیار کر دیتے اور پھر میں اس پر سوار ہو جاتی اور وہ نکیل پکڑ کر چل پڑتے یہاں تک کہ ہم اسی طرح مدینہ پہنچ گئے۔

ہجرت کے دوسرے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ عشیرہ کیلئے نکلے تو ابوسلمہ کو مدینہ میں امیر مقرر فرمایا۔ پھر محرم 4 ہجری میں اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں یہ اطلاع پہنچی کہ قبیلہ اسد کا رئیس طلیحہ بن خویلد اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد اپنے علاقہ کے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ کر رہے ہیں۔ اس خبر کے ملتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ڈیڑھ سو صحابہ کا ایک تیز رو دستہ تیار کر کے اس پر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو امیر مقرر فرمایا اور تاکید کی کہ پیشتر اس کے کہ بنو اسد اپنی عداوت کو عملی جامہ پہنا سکیں انہیں منتشر کر دیں چنانچہ ابوسلمہ نے مقام قطن میں انہیں جا لیا لیکن کوئی لڑائی نہیں ہوئی اور ابوسلمہ چند دن بعد مدینہ واپس پہنچ گئے۔ اس سفر کی غیر معمولی مشقت سے ابو سلمہ کا وہ زخم جو انہیں احد میں آیا تھا اور ابھی بظاہر مندمل ہو چکا تھا پھر خراب ہو گیا اور باوجود علاج معالجہ کے بگڑتا ہی گیا اور بالآخر اسی بیماری میں وفات پائی۔ انہیں مدینہ میں دفن کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے خدا میرے اہل میں میرا جانشین بہترین شخص کو بنانا چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کر لیا۔

ام سلمہ ایک خاص پائے کی خاتون تھیں اور نہایت فہیم اور ذکی ہونے کے علاوہ اخلاص و ایمان میں بھی ایک اعلیٰ مرتبہ رکھتی تھیں۔ حضرت ام سلمہ پڑھنا بھی جانتی تھیں اور مسلمان مستورات کی تعلیم و تربیت میں انہوں نے خاص حصہ لیا چنانچہ کتب حدیث میں بہت سی روایات اور احادیث ان سے مروی ہیں اور اس جہت سے ان کا درجہ ازواج النبی میں دوسرے نمبر پر اور کل صحابہ مرد و زن میں بارہویں نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات کو بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی ان نیکیوں کو کرنے کی توفیق دے جو یہ لوگ کرتے رہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے راجہ نصیر احمد صاحب ناصر واقف زندگی، مربی سلسلہ، سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کا ذکر خیر فرمایا جنکی 6؍جولائی 2018 کو ربوہ میں وفات ہو گئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم مبین احمد صاحب اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ابن لیاقت علی صاحب آف کراچی کا ذکر خیر فرمایا جنہیں 7؍جولائی 2018 کو ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے فرمایا اس واقعہ میں زخمی ہونے والے حافظ نصر اللہ صاحب کا آپریشن ہو چکا ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان مرحومین کے درجات بلند فرماتا رہے۔ لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad